

تاجدارِ شادِ حینِ بخاری

امام بدرالدین عینی

حیات و خدمات



حضرت علامہ شیر اہل سنت مفتی محمد عنایت اللہ قادری ساکنہ
از قلم

☆ محمد غریب نواز رضوی ڈاکٹر محمود احمد ساقی

مرکزی مجلس احناف - لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام شارح بخاری امام عینی

مولف ڈاکٹر محمود احمد ساقی

طبع اول اگست 2004

پروف ریڈنگ حافظ عبدالغفار

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

مسلم کتابوی لاہور

نوری کتب خانہ لاہور

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چوکی امرسدھولاہور

Ph: # 5812670

جامع مسجد بلال مصطفیٰ: چراغ پارک اسماعیل نگر چوکی امرسدھو فیروز پور روڈ لاہور

Ph: # 5813295

نام و نسب:

محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود عینی حنفی

کنیت: ابو النشاء ابو محمد

لقب: بدر الدین

امام عینی کا آبائی وطن: امام عینی ۲۶ رمضان ۷۲۷ھ کو مصر کے سین تاب نای شہر میں پیدا ہوئے۔ امام بخاری نے آپ کی تاریخ پیدائش 27 رمضان 762ھ لکھی ہے۔

سین تاب حلب سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ انتہائی خوبصورت اور سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ اس کے گرد ایک حفاظتی فصیل بھی ہے۔ اسی سین تاب کی نسبت سے آپ کو عینیابی سے مخفف کر کے عینی کہا گیا ہے۔

امام عینی کا خاندان: امام عینی کا خاندان مشہور علمی و دینی خاندان تھا جو اپنے دینی و اصلاحی کام خدمت کے حوالے سے خاصا معتبر مانا جاتا تھا۔ آپ کے باپ اور دادا دونوں قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ آپ کے اجداد میں سے حسین بن یوسف بہت ہی معروف مفسر قرآن تھے۔ آپ کے والد احمد بن موسیٰ حلب میں ۷۲۵ھ کو پیدا ہوئے بعد میں آپ کو عین تاب میں قاضی مقرر کیا گیا۔ وہاں آپ جمعہ اور اتوار کی راتوں کو مسجد میں وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ آپ ایک محب خیر فرد تھے۔ انتہائی مہمان نواز اور صدقہ و خیرات کے رسیا تھے۔ دوسرے شہروں سے اکثر علماء آپ کے مہمان خانے میں ٹھہرتے تھے۔ یتیموں مسکینوں اور یتیم خانوں کے ماہانہ وظائف مقرر کر رکھے

تھے۔ ۷۷۷ھ میں جب قحط پڑا تو ان ایام میں آپ کا گھر ہر کسی کی مہمان نوازی کیلئے دن رات کھلا رہتا تھا۔

امام عینی کے بھائی: امام عینی کے بھائی کا نام احمد بن موسیٰ تھا اس کی شہادت عقد الجمان نامی کتاب کی عبارت سے ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عقد الجمان کے مصنف امام عینی کے بھائی ہیں کیونکہ اس میں دو واضح لکھتے ہیں کہ میرے والد گرامی کا نام احمد بن موسیٰ ہے۔

امام عینی کے بھائی ۸۹۶ھ کے حوادث کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس سال انھوں نے حج کیلئے سفر کیا۔ اور اس موقع پر انھوں نے امام میکائیل سے مجمع البحرین کی سماعت کی۔ ان کے متعلق غالب گمان یہی ہے کہ یہ امام عینی سے عمر میں چھوٹے تھے اور ان کا وصال امام عینی کے بعد ہوا کیونکہ عقد الجمان امام عینی کی وفات کے بعد تصنیف کی گئی ہے۔

احمد کا ایک بیٹا بھی تھا جس کا نام قاسم تھا۔ یہ ۷۹۶ھ میں پیدا ہوا۔ انتہائی ذہین و فطین تیر اندازی کا ماہر، حساب، ہندسہ صرف و نحو میں یدِ طولیٰ کا حامل تھا ۸۱۴ھ میں تیر لگنے سے وفات پائی اور اپنے چچا امام عینی کے مدرسے میں مدفون ہوا۔ امام عینی کی شادی اور اولاد: امام عینی نے ام الخیر نامی خاتون سے شادی کی ام الخیر کی وفات ۸۱۹ھ میں ہوئی اور انھیں امام عینی کے مدرسے کے صحن میں دفن کیا گیا۔ امام عینی کی ان سے درج ذیل اولاد تولد ہوئی۔

عبد العزیز متوفی ۸۱۸ھ

عبد الرحمن یہ تیر لگنے سے فوت ہوئے۔ ان کی وفات ربیع الآخر ۸۲۲ھ کو ہوئی۔ ان کے علاوہ ابراہیم علی، احمد اور فاطمہ یہ سارے طاعون کی وبا سے فوت ہوئے ان تمام کو قافہ میں دفن کیا گیا۔

ان کے ایک صاحبزادے عبد الرحیم بھی تھے۔ انھوں نے بخاری کی شرح اور کنز الدقائق کی شراحت لکھیں۔ ان کی وفات ۸۶۳ھ کو ہوئی۔ ایک بیٹی زینب بھی جس کی وفات ۸۴۹ھ کو ہوئی اور مدرسہ قافہ میں مدفون ہوئی۔

ان کی اور بیٹیاں بھی تھیں کیونکہ محمد بن ابی بکر بن محمد ابو الوفا المقدس الشافعی (متوفی 891ھ) کے متعلق بعض کتب میں لکھا ہے کہ ان کی شادی امام عینی کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ محمد بن علی بن حسن شمس الدین القاہری (المتوفی ۸۶۷ھ) امام عینی کے سرستھے۔ یہ معلومات امام عینی کے خاندان کے متعلق تھیں امام عینی کی دوسری شادی کا احوال آگے آئے گا۔

امام عینی کی پرورش اور زمانہ طالب علمی: امام عینی نے اس گھرانے میں پرورش پائی جو اپنے علم و فضل اور تقویٰ و دیانت میں پورے علاقے میں ممتاز حیثیت کا حامل تھا۔ اپنے زمانے کے رواج کے مطابق آپ نے اپنے والد کے پاس قرآن انتہائی مہترسی کے عالم میں حفظ کر لیا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد آپ کو محمود بن احمد بن ابراہیم قزوینی کے پاس بھیجا گیا جو اپنے زمانہ یکتاے روزگار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ انتہائی احسن الخط تھے۔ آپ کے پاس امام عینی نے مختلف قسم کے خط سیکھے۔

قرآن پاک کی تعلیم امام عینی نے علی محمد بن عبید اللہ شارح مصاحف

المتوفی ۹۳ھ) کے پاس جا کر حاصل کی۔ آپ نے معوقین سے لے کے ربیع قرآن ان کے پاس پڑھا۔

پھر تین کتاب میں ہی قراۃ حفص کی تکمیل اور الجمل (متوفی ۹۲ھ) کے پاس کی اور انہی کے شاگرد کی سماعت کی۔ اپنے والد سے ملنے ان کے پاس پڑھی۔ عربی منطق اور صرف "مسجد" نامی ایک کتاب۔ "الکوزنی الحکیم" پڑھی۔ ایوب الرواسی سے "شرح مطالعہ الانوار" پڑھی۔ انہی کے پاس درج ذیل کتابوں کی سماعت کی۔

مراج الرواج فی التصریف از احمد بن علی بن مسعود

شرح شمس فی المنطق از قطب رازی

شرح شافعیہ فی الصرف از چار بردی

جبریل بن صالح بغدادی کے پاس درج ذیل کتب پڑھیں

المفصل فی النحو از زبیدی

توضیح اور متن تنقیح از صدر شریعہ

تفسیر کشاف از زبیدی

مجمع البحرین فی فقہ الاحناف اور اس کی اجازت روایت شرح المشارق کے طریقہ پر حاصل کی۔ خیر الدین القصر (متوفی ۹۲ھ) سے المصباح فی النحو للمطریزی (متوفی ۶۱۰ھ) پڑھی۔ ضوء المصباح للاسفرائینی ذوالنہان سرماری سے پڑھی۔ امام بیہاکی (متوفی ۹۸ھ) سے قدوری پڑھی۔ خلاصیات میں امام نسفی کی المنظومہ

پڑھی۔ امام حسام الدین الرہاوی سے "البحار الذخیرہ والنفقہ علی مذاہب الاربعہ" پڑھی۔ محمود بن محمد عین تابی سے تشریف الصوری اور سراجی میراث میں پڑھی۔ ان علوم میں امام عینی نے کمال ملکہ حاصل کیا اور اپنے والد کی جگہ عہدہ قضا پر فائز ہوئے۔

امام عینی کی مسافرت: امام عینی نے حصول علم کیلئے صرف اپنے شہر کے علماء و مشائخ سے ہی اکتساب فیض نہیں کی بلکہ پیاس علم آپ کو دوسرے شہروں کے سفر پر مجبور کرتی رہی اور آپ نے اس طلب میں کئی سفر کیے۔ اصل میں پہلی صدی ہجری ہی سے حصول علم میں سفر لازمی شرط تھی اور اپنی جگہ اس کے بے شمار فوائد تھے۔ امام شافعی اس بارے میں فرماتے ہیں۔

ساحر رب فی طول البلاد وعرضہا ان مرادی واموت غریبہا

فان قلعت نفسی فاللہ قرہا وان سلمت کما المرجوع قریبہا

ترجمہ: میں عنقریب کئی شہروں کا سفر کروں گا ہو سکتا ہے کہ مجھے مراد ملے یا مسافرت میں جان چلی جائے اگر میں اس راستے میں اپنے نفس کو تلف کر دوں تو میرے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بے شمار انعامات ہیں اگر سلامت رہا تو میرا مقصود یعنی علم قریب ہو گا۔

یحییٰ بن معین سے مروی ہے کہ ہدایت اس سے نہیں مل سکتی جو چار چیزوں سے خالی ہو۔ ایک ان میں یہ چیز ہے کہ آدمی اپنے شہر ہی میں کنویں کا مینڈک بنارہے اور دوسرے شہروں کا علم کیلئے سفر نہ کرے۔

امام عینی نے پہلا سفر اپنے قریبی شہر حلب کی طرف کیا۔ ۸۳ھ امام جمال

یوسف بن موسیٰ الملقی (۸۰۳ھ) سے فقہ حنفی میں ہدایہ اور شرح کی سماعت کی۔
حیدر الرومی سے سراجی اور اس کی بعض شروحات کی تحصیل کی۔

والد کی وفات: حلب میں آپ کو اپنے والد کی وفات کی خبر ملی۔ اس وجہ سے آپ اپنے شہر واپس آ گئے۔ (۷۸۴ھ)

کچھ عرصہ اپنے شہر میں قیام کیا پھر آپ نے بہنا کی طرف سفر کیا اور ولی الدین البھسی سے کچھ اسباق پڑھے۔ بعد ازاں آپ کی طرف گئے جہاں عبدالدین لکھتاوی سے ملتے ہوئے ملطیہ چلے گئے جہاں بدرالدین کشانی سے کسب فیض کیا۔ یہاں سے آپ واپس اپنے گھر آ گئے اور کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ حج کے ارادے سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد آپ دمشق میں داخل ہوئے۔ دمشق میں آپ نے علماء سے اسباق بھی پڑھے۔

1. بہنا میں تاب کے شمال مغرب میں دو دن کی مسافت پر ایک سرسبز و شاداب اور انتہائی خوبصورت شہر تھا جس کو فسیل گھیرے ہوئے تھی۔

2. کلن الاشام کا انتہائی بلند قلعہ والا شہر تھا۔ ملطیہ سے دو دن کی مسافت پر واقع تھا۔

بیت المقدس کی زیارت: ۷۸۸ھ میں آپ بیت المقدس کی زیارت کے لیے گئے۔ جہاں آپ کی ملاقات علامہ علاء الدین سیرامی سے ہوئی۔ اس ملاقات کے بارے میں آپ خود لکھتے ہیں۔

”قدمت انالی القدس لزیارة فاجتمعت به وکت اسمع
بإدلیش یخ ولم ارقه وفی قلبی اشتیاق عظیم فوجدته افضل الناس

علما واحسن الناس ملقاو حلما و دعتی صحبته المنیقه ان اذهب
المار لدیارا لامصرته فی خدمتیه ولم یکن ذلک یبالی بل کان فی خطری
تکمیل الزیارة والرجوع الی الوطن فلما رایت هذا ترک الوطن والا هل
و توجهت الدیارا المصرایة بعد لقامتانی فی القدس عشرة ایام۔“

ترجمہ: میں بیت المقدس کی زیارت کیلئے حاضر تھا۔ وہاں اجتماع کثیر میں شیخ علاء الدین کی آمد کی اطلاع ملی میرے دل میں ان سے ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا۔ ان سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے مصر چلنے پر اصرار کیا حالانکہ میرا دل وطن کیلئے تڑپ رہا تھا لیکن ان کے اصرار پر بیت المقدس میں دس دن ٹھہرنے کے بعد مصر کی طرف کوچ کیا۔

دونوں نے مصر پہنچنے کے بعد مدرسہ ظاہریہ البرقوتیہ میں قیام کیا۔ جہاں شیخ موصوف نے امام عینی کو اپنا نائب بنالیا اور امام عینی دن رات ان سے اکتساب کرنے لگے۔

(عقد الجمان ۲۶/۲۱۰-۲۱۱)

مدرسہ ظاہریہ فوقیہ میں قیام کے دوران آپ نے درج ذیل کتب پڑھیں۔

ہدایہ، الکشاف، توضیح تلویح، شرح التلخیص، معانی و بیان

قاہرہ ان دنوں مرجع خلافت تھا بڑے بڑے علماء و مشائخ اس شہر میں جلوہ

افروز تھے امام عینی نے یہاں بڑی مستقل مزاجی سے جو علوم و فنون اپنے دامن میں

سمیٹے ان کی تفصیل اختصاراً درج ہے۔

امام احمد بن حنبلہ (م ۸۰۹ھ) سے فقہ پڑھی۔

امام سراج الدین بلقینی (م ۸۰۵ھ) سے محاسن الاصطلاح فی علم الحدیث جو کہ انہی کی

تصنیف ہے پڑھی۔

تقی الدین الدجوی (م ۸۰۹ھ) سے صحاح ستہ کی سماعت کی سوائے نسائی شریف کے۔ الدین العراقی سے (م ۸۰۶ھ) صحیح مسلم، الامام لابن الدقیق اور صحیح بخاری کی سماعت۔ مسند احمد، الدارمی، مسند عبد بن حمید وغیرہ کی سماعت بھی الزین عراقی کے پاس کی۔ ابن الکویک کے پاس الشفا اول تا آخر پڑھی اور اس کی روایت کی اجازت حاصل کی۔

امام نور الدین لقوی (م ۸۲۷ھ) سے الدار المقطبی، سنن الکبریٰ نسائی، التبیان لابن مالک پڑھیں۔

شرح معانی الآثار للطحاوی اور مصابح المستعد بغوی تقریبی ہر مشہر کما فی سے پڑھیں۔ صحاح ستہ کا سامع جوہری سے امام سراج الدین ثم اور حافظ نور الدین شیشی کے پاس کیا۔ ۹۳۷ھ میں آپ دمشق چلے آئے جہاں انہم ابن الکثک الشافعی سے مدرسہ نوریہ میں صحیح بخاری کی قرأت کی۔

قرآن سے امام عینی کے ایک دوسرے سفر کا بھی پتہ چلتا ہے لیکن اس کی تفصیل مخفی ہیں۔ فقط امام عینی کے اس قول سے اشارہ ملتا ہے جسے آپ نے عمدۃ القاری کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ میں نے شامی بلاد کی طرف بخاری کی تعلیم کیلئے سفر کیا۔ آنحضرت ہجری کے قبل تا کہ صاحبان علم سے اپنا دام بھریوں اور دامن طلب علم کو چھوڑوں سے سرسبز کر سکوں۔

مدرسہ نوریہ پہلا دارالعلوم ہے جو سلطان نور الدین نے سب سے پہلے تعمیر کروایا۔ اس کے سب سے پہلے شیخ حافظ ابوالقاسم ابن عساکر تھے پھر بعد میں ان کے

شیخ القاسم اور زید ابن عساکر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس میں علم الدین برزانی مدرسہ میں فرماتے رہے اور اس کے محن میں سلاطین کی قبر ہے۔

امام عینی نے اپنی کتاب "کشف شناع المزنی" میں لکھا ہے کہ انھوں نے روم کے شہر قونیہ میں (علامہ جلال الدین ابن خلدون متوفی ۷۲۲ھ) کی قبر کی زیارت کی تھی۔

امام عینی نے تحصیل علم میں بڑی صعوبتیں برداشت کیں۔ یہاں تک کہ آپ کو اپنے ہم عصر علما کے حسد کی وجہ سے مدرسہ برقوقیہ چھوڑنا پڑا۔ اس سے آپ بڑے دل برداشت ہوئے لیکن شیخ الاسلام علامہ بلقینی نے آپ کی دل بستگی کا سامان بڑی شفقت سے لیا۔ امام عینی نے مدرسہ چھوڑنے کا واقعہ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

"میں اپنی خدمات بڑی دل لگی سے انجام دے رہا تھا کہ اسی دوران شیخ علامہ الدین سیرامی علیہ الرحمۃ کا انتقال ہو گیا۔ اس سبب سے میں نے یہاں سے جانے کا ارادہ کیا۔ شیخ جبرکس الخلی نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا اور بنے شیخ کی آمد تک یہ سلسلہ موخر کر دیا گیا۔ میں دو ماہ تک درس و تدریس میں مشغول رہا یہ سارا شغل علامہ سیرامی کی مکان پر ہوتا تھا۔ بعض خادین مدرسہ نے علامہ خلیلی کے پاس میرے خلاف باتیں کیں جس سے میرے اور علامہ خلیلی کے درمیان محبت کو کم کر دیا یہاں تک کہ علامہ خلیلی نے مجھے مدرسہ اور مصر چھوڑنے کا حکم صادر کر دیا۔ علامہ بلقینی کو معاملے کا علم ہوا تو آپ نے علامہ خلیلی کو سمجھایا کہ تم کیسے آدمی ہو کہ اہل علم کو اپنے آپ سے دور بھاگ رہے ہو حالانکہ لوگ اہل علم کو قریب لانے کیلئے سو سو جتن کرتے ہیں بعد ازاں علامہ خلیلی نے اپنے فعل پر شرمندگی کا اظہار کیا اور مجھ سے معذرت کی اسی واقعہ کو آپ نے

کنز الدقائق کے مقدمے میں بھی ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں مجھ پر مشکلات کے پہاڑ توڑے گئے لیکن میں سوچتا تھا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو میں راضی برضا ہوں کیونکہ لوگ تو ہمیشہ قبل و قال میں مصروف رہتے ہیں۔“

اس فضا میں علامہ عینی زیادہ عرصہ قاہرہ میں نہ ٹھہر سکے اور کچھ عرصہ آپ اپنے شہر عین تاب واپس لوٹ آئے۔ عین تاب آنے کے بعد آپ کا ارادہ پھر قاہرہ جانے کا نہ تھا لیکن کچھ عرصہ بعد آپ نے پھر قاہرہ کیلئے رخت سفر باندھ لیا کیونکہ عین تاب میں بھی فضا کچھ زیادہ سازگار نہ تھی اس کا تقبیلی سبب تو معلوم نہیں لیکن امام عینی نے اپنی تاریخ میں فقط اتنا بیان کیا ہے کہ جب دوبارہ قاہرہ میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں لوگوں کو فقط جمعہ کے اجتماع میں خطاب کرتے رہنا معمول بنالیا تھا۔

۹۲ھ میں منطاش الاشرافی نے سلطنت برقوق پر حملہ کر دیا اس حملے میں بعض دوسرے ممالک بھی اس کے ساتھ تھے۔ انھوں نے عین تاب کا محاصرہ کر لیا جبکہ امام عینی شہر میں موجود تھے۔

امام عینی کی تعلیمی مصروفیات:

۸۱۹ھ میں المدرستہ المودیہ کی قاہرہ میں بنیاد رکھی گئی تو امام عینی اس میں پہلے استاد حدیث مقرر ہوئے اور کچھ عرصہ تدریس فرمائی۔ بعد ازاں مدرسہ محمودیہ (جس کا نام ان دنوں الجامع الکروی ہے) میں فقہ کی تدریس فرمائی۔ امام عینی نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ان مدارس میں بخاری، مسلم، مصابح المستند، و دیگر کتب حدیث کی تدریس فرمائی۔ فقہ میں مجمع البحرین، شو میں شواہد الکبریٰ والضرعی، صرف میں التصریف العزی، ادب میں مقامات اور

درج میں بھی بعض طلبہ کو اسباق پڑھائے۔ اس کی شہادت آپ کے تلامذہ کے ایامات سے ملتی ہے۔

امام عینی کی سیاسی خدمات:

امام عینی کچھ عرصہ درس و تدریس فرماتے رہے لیکن بعد میں آپ نے تین اہم عہدوں پر کام کیا۔ وہ عہدے درج ذیل ہیں۔

۱. الحسبہ 2. نظر الاحباس 3. قضاء القضاة

الحسبہ: اس عہدے کے بارے میں ابو العباس احمد بن علی القلعتشہدی اپنی کتاب ”صبح الاشی فی منافع الانشا“ میں لکھتے ہیں کہ یہ بڑا عظیم الشان منصب تھا۔ جو اسروشی اور معاشی اصلاح کیلئے قائم کیا گیا تھا۔ یہ عہدہ وہ تجاویز پیش کرتا تھا جن سے ملک میں معاشی استحکام کی راہیں تلاش کی جاتی تھیں۔

نظر الاحباس: اس محکمے کے ذمے مصری دیہات میں قائم شدہ مدارس کو اخراجات فراہم کرنا تھا۔ مساجد کی تعمیر و مرمت اور صدقہ و خیرات کی وصولی بھی اس محکمے کے سپرد تھی۔ اس عہدے کی ابتدا حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی۔ آج کی اصلاح میں اسے وزارت اوقاف کہا جاتا ہے۔

قضاء القضاة: اس محکمے کا کام مقدمات کے فیصلے اور احکام شریعہ کی تنفیذ کرنا تھا۔ پورے مصر میں یہ عہدہ بڑا جلیل القدر عہدہ سمجھا جاتا تھا۔

امام عینی کے تقرر کی وجہ یہ تھی کہ اس سے قبل جن لوگوں کو ان عہدوں پر فائز کیا گیا تھا ان میں سے اکثر رشوت لینے کے جرم میں نکال دیے گئے تھے۔

"قضاء و مشق" نامی کتاب میں ان لوگوں کے اسما محفوظ ہیں جو ان عہدوں سے مختلف الزامات کے تحت نکالے گئے تھے۔

اصل الدین اسلمی، محمد الشاذلی، ستم الدین حنائی، عمر بن موسیٰ بن الحسن السراج القرشی المعروف ابن الحمصی اور جلال الدین بن بدر الدین بن ہرمز مختلف الزامات کے ثبوت کے بعد نکالے گئے تھے۔

امام عینی کے تقرر کا دلچسپ واقعہ: علی بن داؤد اسیر فی اپنی کتاب "تزیین القوس والابدان" میں لکھتے ہیں۔

جب کئی افراد اس عہدے کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکام رہے تو سلطان نے امام عینی کے تقرر کی غماز میں ان کا اظہار کیا۔ جب ابن البازری نے سنا تو اس کو یہ بات بڑی لڑائی لڑی۔ اس نے اپنے مساعینین بشمول ابی انعم بن حسام جندی کو اس عہدے کے حصول میں مشغول کر دیا۔ اور اسے پیسے دیکر ایک خط سلطان کو کھوایا۔ لیکن سلطان کا جواب وہی تھا۔ یعنی اس نے کہا "لقد عینت هذا الوظيفة للقاضي بدر الدين العيني" اس طرح امام عینی کا تقرر ہوا۔

امام عینی نے ان عہدوں پر اتنی ایمان داری سے کام کیا کہ اس کی مثال پہلے نہ ملی تھی۔ آپ نے کئی دفعہ استعفی بھی دیا لیکن مجبور کرنے پر دوبارہ کام کرتے رہے۔ وجہ یہ تھی کہ امام عینی کی ساری زندگی ان برائیوں کے خلاف جہاد کرتے گزری تھی۔ رشوة کے بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

وهذه ثلثة في الاسلام وماذان الا من اشراط ساعة وقد لعن صاحب الشرع المرشاة في الامور الدينية۔

ترجمہ: یعنی رشوت لینا اسلام میں حرام ہے اور یہ قیامت کی شرطوں میں سے ایک ہے حضور علیہ السلام نے امور دین میں رشوة کے مرتکب پر لعنت فرمائی ہے۔ آپ کی امانت و دیانت کو کسی نے بھی طعن کا باعث نہیں بنایا حالانکہ مقریزی ابن حجر جیسے افراد بھی اس معاملے میں آپ پر مطمئن نظر آتے ہیں۔ مقریزی وہ شخص ہیں جن معزولی کے بعد آپ الحسبہ کے عہدے پر متمکن ہوئے تھے۔

آپ نے ولایت الحسبہ کا عہدہ ۸۰۱ھ میں قبول کیا پھر ایک مہینے بعد چھوڑ دیا پھر ۸۳۶ھ میں قبول کیا اور ۸۴۷ھ میں چھوڑ دیا۔ نظر الاحباس کی حیثیت سے آپ کا تقرر ۸۰۳ھ میں ہوا ۱۱۱۱ھ تک آپ کے پاس موجود رہا۔

قاضی "تفتاویٰ" میں ہے آپ نے ۸۲۹ھ سے ۸۳۳ھ تک عہدہ کیا۔ دوسری مرتبہ ۸۳۷ھ سے ۸۴۲ھ تک یہ خدمات سرانجام دیتے رہے امام عینی کی عہدہ ولایت حسبہ کی مدت کا جدول اس طرح سامنے آتا ہے۔

۸۰۱	ذی الحجہ	مقریزی کی جگہ عہدہ حسبہ آپ پر مقرر ہوئے
۸۰۲	الثانی من المحرم	جلال الدین الطنبی آپ کی جگہ مقرر ہوئے
۸۰۲	۱۳ ربیع الآخر	دوبارہ اسطبدی کی جگہ آپ
۸۰۲	۱۶ جمادی الاخری	آپ نے استعفی دیا اور مقریزی آپ کی جگہ آئے
۸۰۳	۱۳ ربیع الآخری	ابن النجاشی کی جگہ
۸۰۳	۷ جمادی الاخری	ابن النجاشی آپ کی جگہ
۸۱۹	۱۳ ربیع الآخری	ابن النجاشی کی جگہ آپ
۸۲۵	۲۱ شعبان	محمد بن شعبان آپ کی جگہ

۸۲۹ ۱۱ محرم _____ صدر الدین بن انجمی کی جگہ امام عینی

۸۳۳ ۱۴ ربیع الثانی _____ آپ کی جگہ ایساں الشمانی

۸۳۵ ۱۳ اول رجب _____ ایساں الشمانی کی جگہ امام عینی

۸۳۵ اول رجب _____ بدر الدین ابن خطر اللہ آپ کی جگہ

۸۳۴ ۷ ربیع الاخری _____ یحییٰ بن خراسانی نصر اللہ کی جگہ

۸۳۶ ۲۹ شوال _____ علی یار خراسانی کی جگہ امام عینی

۸۴۷ ۱۲ صفر _____ آپ کی جگہ علی یار خراسانی

اس جدول الحسب کی تفصیل مع مدۃ اشغال امام عینی کے ساتھ دوسرے عہدہ داروں کی تفصیل بھی آگئی ہے۔

نظر الاحیاس کا عہدہ بغیر کسی وقفہ کے ۳۶ برس تک آپ کے پاس رہا۔ عہدہ قاضی القضاۃ پہلے چار سال اور دوسری مرتبہ آٹھ سال آپ کے پاس رہا۔

امام عینی کا عہدہ حسبہ کی سربراہی سے استعفیٰ

امام عینی کے استعفیٰ کی وجہ امام مقریزی نے اپنی کتاب ”السلوک“ میں اور حافظ ابن حجر نے ”انباء الغمر“ میں بیان کی ہے لیکن اس کو تفصیل کے ساتھ خود امام موصوف نے بیان کیا ہے۔ انہی کے بیان کو یہاں نقل کیا جاتا ہے امام عینی لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ بیت المال میں کمپاس کی چھ ہزار گنٹھیں اور اتنے ہی چنے موجود تھے۔ ان میں سے ایک اردف (مصری اصطلاح) کی قیمت ۳۵ درہم تھی۔ تو ابستش

نے ان اجناس کو فی اردف 60 درہم فروخت کرنے کا حکم صادر کیا تو میں نے اس کی مخالفت کی اور اسے مارکیٹ ریٹ کے متعلق تفصیلاً بتایا لیکن اس پر لالچ کا اتنا غلبہ تھا کہ اس نے اخلاقی حدود کا بھی خیال نہ کیا۔

اس پاکیزہ موقف کی بنا پر امام عینی کو عہدہ چھوڑنا پڑا کیونکہ آپ قیمت میں گرائی کو عوام کے لیے مضرب سمجھتے تھے۔ دوسری دفعہ کے متعلق امام عینی لکھتے ہیں۔

مجھے سلطان نے طلب کیا اور جب قبول کرنے کی استدعا کی۔ میں نے بڑی عاجزی سے معذرت چاہی اور عرض کی کہ زمانہ بڑا عجیب آگیا ہے اس دور میں اس عہدہ پر کام کرنا میرے لیے بڑا مشکل ہے۔ سلطان نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں ہر معاملے میں آپ کا دفاع کروں گا۔ ایسے میں حاضرین نے بھی اسی پر زور دیا کہ مجھے سلطان کی درخواست قبول کر لینی چاہیے۔ اسی حالت میں محفل درخواست ہو گئی اور میں واپس آ گیا۔

دوسری بار پھر سلطان کے اصرار پر امام نے عہدہ حسبہ پر کام کرنا قبول کیا۔ لیکن کچھ عرصے بعد پھر آپ کی طبیعت اس سے استا گئی کیونکہ آپ کی باتوں کو قابل مذاکرہ بنانے میں لوگ کوتاہی کرتے تھے۔ آپ لکھتے ہیں۔

اس بات نے مجھے انتہائی دکھ پہنچایا کہ میں تو عوام کی فلاح کیلئے رات دن کوشاں رہوں اور دوسرے میرے ساتھی بے ایمانیوں کی بنا پر اپنے دامن میں جہنم کی آگ بھرتے رہیں میں نے اس راستے میں اتنی مصیبت جھیلی کہ راتیں سفر میں گزر جاتی آرام و سکون جاتا رہا۔ لیکن جب اپنے محکمے پر نظر ڈالتا ہر کوئی راشی و مرتشی

نظر آتا اس بنا پر میں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

ابن حجر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کی غلطی کی سزا امام عینی کو عوامی رد عمل کی صورت میں بھگتنی پڑی۔ کیونکہ قلعہ کے باہر عوام آپ کو مارنے کے لیے دوڑ پڑے تھے لیکن سلطان نے انھیں گرفت میں کر کے سخت سزائیں دیں۔ مقریزی نے قیمتوں کی گرائی کا ذمہ دار امام کو ٹھہرایا تھا لیکن ہم ان کی باتوں کو قبول نہیں کر سکتے کیونکہ یہ باتیں اور کسی نے نقل نہیں کیں۔ کیونکہ قاضی القضاء کا عہدہ اس ان کی باتوں کو ماننے کی اجازت نہیں دیتا۔ ایک غیر مقبول آدمی اس عہدہ پر کیسے قبول کیا جاسکتا تھا۔ جبکہ امام عینی بعد میں عہدہ قضا پر فائز ہوئے۔ آپ کے شاگرد ابن تفری بردی "المہمل الصافی" میں لکھتے ہیں۔

امام عینی نے تمام آلائشوں سے پاک زندگی گزاری اور ان کی عظمت علمی کو ہر شخص سلام پیش کرتا تھا۔ یہاں تک کہ سلطان خود آپ کے عقیدت مندوں میں شامل تھا۔

امام سخاوی نے عہدہ قضا کی تقریب کا احوال اس طرح تحریر کیا ہے۔ مدرسہ شیخونہ کے شیخ کی وفات کے بعد قاضی کی تقرری ایک اہم مسئلہ تھا۔ لوگ قاضی زین الدین القسینی کی بدلی ان کو قاضی مقرر کرانے کیلئے پوری طرح سرگرم تھے۔ سلطان نے رات کو امام عینی کو ایک لباس دیا اور صبح محفل میں آتے وقت زیب تن کرنے کیلئے کہا۔ امام عینی اصل بات سے لاعلم تھے امام عینی صبح جب محفل میں آئے تو وہاں ان کا استقبال قاضی کی حیثیت سے کیا گیا کیونکہ وہ لباس قاضی کا لباس تھا۔ اس طرح آپ قاضی مقرر ہو گئے۔

امام عینی کے ہم عصر فرماں رواائے مصر

امام عینی نے 9 فرماں رواؤں کے ساتھ وقت گزارا

1. الملک الظاہر برقوق ۵۷۸۴ ۵ تا ۸۰۱ھ

2. الملک ابوالسعادات فرج بن برقوق ۸۰۱ھ ۵ تا ۸۰۸ھ

3. المنصور ۸۱۵ تک

4. الملک المودید شیخ ۸۲۴ تک

5. الظاہر طغرچندون تک

6. محمد الملک الصالح ۸۲۵ تک

7. الدسرف برسہای ۸۳۱ تک

8. یوسف ۸۳۲ تک

9. الظاہر حمق ۸۵۷ تک

اور قاضی زین الدین القسینی کو مدرسہ الشیخونہ میں بھیج دیا گیا کیونکہ ایک آدمی دو عہدوں کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا۔

شاہ رخ بن تیمور لنگ کی نذر اور عینی اور ابن حجر میں مکالمہ۔

۸۳۸ھ میں شاہ رخ بن تیمور لنگ نے سلطان اشرف برسامی سلطان اشرف چاروں قاضی اکٹھے کر کے ان کی رائے طلب کی۔ تو امام عینی کی رائے یہ تھی کہ اس کی نذر منعقد نہیں ہوگی۔ حافظ ابن حجر نے اپنی رائے دی کہ یہ نذر جائز ہی نہیں کیونکہ یہ فقط ناظر الحرمین کے لیے جائز ہے۔ تو مجلس نے امام عینی کی رائے پر فیصلہ دے دیا۔

سلطان اشرف اکثر یہ حمد امام عینی کے بارے میں کہتے تھے ملک المودید نے امام عینی کو
 آزما بھی تھا کہ کسی طرح امام کے اندر صحابہ کون یکن سوائے شرمندگی کے کچھ
 ہاتھ نہ آیا بلکہ دل میں آپ کی محبت عقیدت میں بدل گئی۔ اس نے آپ کو جامع
 المودید میں دور حدیث دینے پر آمادہ کیا۔ اس نے کئی دفعہ آپ کو دیکھا۔ سلطان
 ملک کے مختلف حصوں میں بھی حسن میں محمد پاک بن فرحان کو فرماں سلطنت دیا
 سے گواند کی تقرری خصوصاً قابل ذکر ہے۔ ظاہر طغر کا دور حکومت اگرچہ طویل نہ تھا
 لیکن آپ کی کرامت کا شہرہ بہت زیادہ تھا۔

اشرف برساوی تو کئی سفروں میں آپ کو ساتھ لے کر گئے۔ المیرہ کے سفر میں
 روزوں ساتھ ساتھ تھے۔ اشرف برساوی کئی معاملات میں آپ کے مشوروں پر عمل کرتا
 تھا۔ اس معاملے میں امام عینی کے شاگرد ابن تفری بروی نمبر پڑتے ہیں۔
 مسئلہ الکسائی وہ سے شاہ رخ کے در میں امام عینی کی بہت عزت بڑھ گئی تھی۔

امام عینی کے زمانے میں یہ دستور چلا رہا تھا کہ بادشاہ ایک سال نہ محفل
 منعقد کرتا جس میں علماء میں سے کوئی فاضل، جل پچھے سال کی حاکم کی بے اصولیوں
 کی نشاندہی کرتا اور ساتھ ہی مدین سلطنت بشمول بادشاہ کے چند نصائح پر مشتمل کتاب
 پڑھ کر سنا امام عینی کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام بخش کہ انھوں نے تین کتب بادشاہوں کو
 بالترتیب لکھ کر بھیجیں جو چند نصائح سے بھر پور تھیں۔

امام عینی کا پہلا رابطہ جس واسطے سے پہلی دفعہ الملک برقوق کے ساتھ ہوا وہ
 بھی خاصا دلچسپ ہے۔ برقوق کو کوئی مسئلہ درپیش تھا جس کے حل میں کافی علماء سے
 رہے مگر چکا تھا۔ لیکن ابھی تفنگی باقی تھی۔ اس دوران امام عینی کی کتاب "بصیرۃ المصیب

فی شرح الکلم الطیب" پڑھی تو دل و دماغ روشنی سے بھر گیا پھر اس نے امام موصوف
 سے رابطہ کیا۔

اس کے بعد اس نے سلطان کو اپنے صاحبزادے کو سلطان کے پاس لے گیا۔ سلطان نے اس کو
 تخریشہ کے بادشاہ کا دل لیا۔ اس نے اس کو اپنے صاحبزادے کے پاس لے گیا۔ سلطان نے اس کو
 وٹو کئے۔ اس کو بے حکمرانوں کے پاس ساتھ ساتھ اس کے دل کی جھگی باتوں
 بادشاہ کے کانوں میں ڈالتے رہتے اور بڑی باتوں کا انجام بھی سے بتا دیتے۔

مصالح المسلمین کو ذہن نشین کروانے اور جنگوں میں امان و سلوک کی ہیئت پر را
 دینے اور مظالم سے روکتے۔ سلطان اشرف بھی آپ کی باتوں کو سننے سے متاثر ہوا۔ اس پر
 اس کرنے کی کوشش کرتا۔ سلطان اشرف اپنے امراء کو اکثر کہتا

لو لا انی صلی علی محمد و آلہ و سلم و لا عرصہ کیف سر فی حسمک
 ترجمہ اگر قاضی میں نہ ہوتے تو ہم جیسے مسلمان نہ بن سکتے تھے اور نہ جاننے کہ
 مملکت کیسے چلائی جاتی ہے۔

سلطان اشرف آپ سے بہت زیادہ متاثر تھا وجہ یہ تھی کہ اس کو صغریٰ میں
 تخت پر بٹھا دیا گیا تھا جبکہ عی طور پر بھی ایک کمزور آدمی تھا۔ یسے عالم میں فقہ امام عینی
 کی ذات ایسی تھی جس نے اس میں اعتماد پیدا کرنے کے ساتھ سیاسی بصیرت کی تعلیم
 بھی دی۔ بعض معاملات میں جب اس کی عقل تدبیر معاملات میں عاجز آ جاتی تو وہ
 خود آپ سے مشورہ کرتا جیسا کہ اس نے قبرس و رقابل کی جنگوں میں فوج بھیجے یا نہ
 بھیجنے کا مشورہ کیا تو امام عینی نے اسے فقط قبرس میں جم کر لڑنے کا مشورہ دیا۔

بعض لوگ امام عینی کے تعلقات مملوک پر اعتراض کرتے تو امام عینی کا جواب ان الفاظ میں ہوتا۔

اذا صبح صبح الشعب اندوسد فسد الشعب

ترجمہ جب بادشاہ سدھر جائے تو قوم سدھر جاتی ہے اور جب بادشاہ بگڑ جائے تو قوم بگڑ جاتی ہے۔

ابن قسری بردی لکھتے ہیں۔

سلطان اشرف کے دربار میں سیف الدین شرفی نامی آدمی تھا۔ جو بادشاہ کے بڑا قریب سمجھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا انکار بادشاہ کا انکار بن جاتا تھا۔ ایک دفعہ سیف الدین اشرفی کی موجودگی میں بادشاہ نے امام عینی سے کوئی ایسی نصیحت چاہی جو تمام کیلئے فائدہ مند ہو۔ امام عینی نے شراب کی برائیوں اور کتاب و سنت سے اخذ کردہ دلائل سے اتنی شدید مذمت بیان کی کہ تمام لوگ سمجھے کہ بادشاہ غصہ کرے گا لیکن محفل کے اختتام پر سلطان اشرف نے فقط اتنا کہا کہ قاضی صاحب جتنی مذمت آپ نے شراب کی بیان کی ہے اتنی ہی مذمت کسی دن رشوت کی بھی ضرور کریں یہ سن کر تمام مسکرانے لگے سیف الدین اشرفی کو یہ باتیں پسند نہ آئی تھیں۔ لیکن امام عینی احتیاق حق اور ابطال باطل میں کسی کی پسند و ناپسند کا خیال رکھنے والے ہرگز نہ تھے بلکہ آپ کو فقط اللہ و رسول کی رضا کا خیال رہتا تھا۔

سلطان اشرف آپ سے عبادت کے مسائل میں بھی رجوع کرتا تو آپ اسے اسکی لٹھم کے مطابق جواب دیتے۔

امام عینی غیرت علم میں بے مثل آدمی تھے۔

حافظ ابن حجر شوافع کے قاضی تھے جبکہ حنابلہ کے قاضی سعد الدین لدیری تھے یہ دونوں بادشاہ کے پاس دو دو اور بعض اوقات تین تین دفعہ حاضری دیتے تھے۔ امام عینی نے انھیں فرمایا کہ یہ کام وہ لوگ طلب مناصب کیلئے کرتے ہیں اور درجات میں بلندی کے لیے کرتے ہیں تو یہ علم کی حرمت کے منافی ایسا نہ چاہیے کیونکہ ایسا کام فقہا کیلئے علمی طور پر نقصان دہ ہوتا ہے۔

امام سخاوی نے اس واقعہ کو غلط کہا ہے فرماتے ہیں کہ اس فقرے کی نسبت امام عینی کی طرف کرنا غلط ہے کیونکہ آپ تو خود بادشاہ کے پاس جاتے تھے۔ ہمد ہمیں حافظ ابن حجر اور تمام کی نسبت حسن ظن سے کام لینا چاہیے۔ بعض لوگوں نے امام عینی کی طرف ایک واقعہ کی نسبت کی ہے۔

ایک دفعہ محمد بن احمد بن ابراہیم دو دوشرف ابی المہانی (المتوفی ۸۷۲ھ) نے سلطان اشرف کو خط لکھا کہ ”یادودہ لا جعلک حبیہ فی لارص و احکم بوس الناس بالحق ولا تتبع الهوی“ بادشاہ نے امام عینی کی طرف دیکھا تو امام نے شرف سے کہا کہ بادشاہ کو خط لکھا کہ اسکی تائید نہ پڑھنی چاہیے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو سزا دی جو کہ امام کی موجودگی میں دی گئی۔ اس بات کی تکذیب کے دلائل۔

یہ واقعہ سیف احمد اللعینی کے مصنف نے لکھا ہے۔ جبکہ خود اس کے قول کے مطابق امام عینی کے عہدہ حبس ۸۴۲ھ تک ہے بعد میں آپ نے کوئی وظیفہ قبول نہ کیا بلکہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔

دو غلطیاں اس بات میں بھی دو چیزیں غلط ہیں

1. امام عینی کا عہدہ حسب پر بلازمت ۸۴۷ھ تک ہے نہ کہ ۸۴۲ھ
2. امام عینی ۸۵۳ھ تک مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قطعاً غلط ہے۔

امام عینی کے اہم تلامذہ

امام عینی کے تلامذہ میں بڑے بڑے نامور لوگ شامل ہیں جنہوں نے حدیث، فقہ، اصول میں اتنا نام کیا کہ اپنے اپنے میدان میں امام کہلائے۔ اس میں فقط احناف ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب شیعہ کے تلامذہ بھی شامل ہیں۔ مام کے تلامذہ میں مصری شامی، حجازی اور بعض مغربی ممالک کے کثیر صلب شامل ہیں۔ امام عینی نے تقریباً چھتیس سال فقط حدیث پاک کی تدوین کرتے ہوئے گزارے۔ خصوصی طور پر آپ نے حدیث پاک کو ترجیح دی۔ دوسرے علوم میں تاریخ و نحو، ادب فقہ عروض وغیرہ میں بھی آپ نے تدوین کی۔ کام بن رہا ہوتا بہت مدت کے نام بدستے رہے۔ امام عینی کے تلامذہ کی تعداد کا احصاء ناممکن ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس فقط وہ نام ہیں جن کا تذکرہ امام نے خود یا دوسرے لوگوں نے اپنی کتابوں میں کیا اس دور کی کتب کے مطالعہ سے یہ بات بڑی اچھپ سٹکتی ہے کہ کتر و دونوں نے اپنی کتب میں فقط دو افراد کا زیادہ سے زیادہ تذکرہ کیا۔ ان میں امام عینی اور دوسرے حافظ ابن حجر ہیں۔ ان دونوں بزرگوں میں بڑے دلچسپ انداز میں مقابلہ بازی کرانے کی کوشش بھی کی ہے۔ تلامذہ کی تعداد میں بھی تقابل موجود ہے لیکن ہم اس سے صرف نظر کرتے ہوئے فقط اتنا واضح کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر اور امام عینی دونوں کی حیثیت اپنے اپنے میدان میں مسلم سے لہذا مشترک میدان میں ہم مستقل گفتگو کریں گے۔

امام عینی کے تلامذہ

1. امام ابن ہمام 2. امام سخاوی
3. ابو الفضل حسروانی 4. طنوبی
5. ابو البرکات عسقلانی 6. ابن تفری بردی
7. نور الدین دکنوی 8. حجازی

یہ وہ صاحب تصنیف تلامذہ ہیں جو اپنے اپنے فن میں بدشہبہ امام کے درجے پر فائز
تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو (الحواء الاصح، 1/8 تا 32)

ہم صرف دو کا ذکر کرتے ہیں

کمال الدین ابن الہمام

نام۔ محمد بن عبد الواحد بن عبد حمید بن مسعود بن سوای الحنفی المعروف کمال مدین
بن الہمام

احناف کے نمایاں ترین فرد کمال مدین ابن الہمام کسی تعارف کے محتاج
نہیں کیونکہ ان کی کتب ہر طبقہ زندگی میں معروف ہیں۔ سرخیل فقہاء میں اس کا شمار کیا
جاتا ہے۔ آپ کے والد روم کے شہر سیواس میں قاضی تھے۔ پھر اسکندریہ میں قاضی
رہے۔ آپ کی عمر بھی دس سال تھی آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اور اس طرح آپ
اپنے نانا کی نگرانی میں آ گئے۔ ابن الہمام نے فقہ کی تدریس مدرسہ منصورہ، قہ صاخ
اشرفیہ، شیمونیہ میں کی۔ آپ عربی فارسی اور ترکی زبانوں میں درجہ زبان کے رواں
بولنے کی قدرت رکھتے تھے۔ حج کیا آپ زمرم پیہ اور دیگر سعادتیں حاصل کی۔ ان کی
وفات حقیقت اسلام پر ہوئی۔

آپ دیانات، تفسیر، فقہ، اصول، فرائض، حساب، تصوف، نحو صرف، بیاں بدیع،
منطق، جہل، ادب موسیقی اور بہت سے علوم و فنون کے مجمع تھے۔

آپ جب امام عینی کے پاس حاضر ہوئے تو اپنے دقیق ترین خیالات، امام کو سناتے تو
امام ان کے جوابات دوستانہ انداز میں دیتے۔

ابن الہمام نے امام عینی کے علاوہ جن اساتذہ سے مختلف علوم و فنون تکمیل کی اس میں

علامہ سراج

شمس الدین باطنی، شمس الدین الزاریتی، جلال الدین الہندی، یوسف اشمیدی، ابو

رد العراق، ابن حجر شامل ہیں۔

امام عینی سے ان کا رابطہ کافی عرصہ رہا کیونکہ مدرسہ السویدیہ میں آپ حدیث پاک کے سوال و جواب سے معمور تقریر کیا کرتے تھے۔ امام عینی سے آپ نے "ایر سنی شہار حرب" مستطیحا۔

ان کے تلامذہ میں اختلاف تھی، شمس، قاسم بن قطوبغا، سیف الدین مصعب بن شافعی، ابن بنت نصر، مسوی، اردی، مالکیہ میں عبادة طہ، القرنی، حنبلہ میں جمال ابن ہشام۔ علامہ سیوطی کے اساتذہ میں یہ ایک ہیں۔

امام عینی ان کی وقت نظر کے بڑے قائل تھے۔ ان کے متعلق آتا ہے کہ ان کو جب پتہ چلتا کہ آپ آئے، اٹھ جاتے۔ تمام سباق بند کر دیتے تھے ورنہ آپ سے گفتگو کرتے اور سنتے تھے۔ بہت سے سنا منظرے میں آپ کو حکم مقرر کرتے۔ اساطی اور العلا انجاری کے درمیان مناظرے میں آپ رہتے۔ دوسرے ابن خاضر تھے۔ بلکہ آپ کے متعلق کہا جاتا تھا "سہ نسیم، اعمام، وودوحہ" جی صم ہیں۔

اساطی کے بقول "وہ صلیح ان یکون شیخاً"۔ وہ توشیح کہہ نے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بامحمد ابن اھمام صلاح، زہد، تحقیق و تدقیق میں بے مثل تھے۔ یہ بات ابن کی کتب کے قاری پر روشن ہے کہ آپ کو اصول و فروع میں یہ طوئی حاصل تھا۔ آپ کی وفات ۸۶۱ھ میں ہوئی۔ آپ مجموعہ صفات آدمی بعد کی تاریخ میں نظر نہیں آتا۔

تصانیف

۱۔ شرح الھدایہ۔ فتح القدیر

۲ المسامرة فی العقائد المنجیة من الاخرة

۳ اتحریر فی اصول الفقہ 4 زاد الفقیر فی الفقہ

۵ رسالۃ فی اعراب سبحان و الحمد لله

۶ ایضاح البدیع، ابن الساعی وغیرہ

امام سخاوی

نام - محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد شمس الدین ابو الخیر
اسخاوی القاهری الشافعی۔

ولادت - ربیع الاول ۸۳۱ھ

آپ نے صغیر سنی میں ہی قرآن حفظ کر لیا۔ اس کے علاوہ آپ نے عمدۃ
ار حکام، المنہاج، التقریب، ابن مالک، ضیہ عرقی شطیبہ، تختۃ افکار اور اسی طرح دیگر کئی
کتب حفظ کر چکے تھے۔ حاد نکہ آپ کے عمر کے بچے بھی گلیوں میں کھیلتے نظر آتے تھے۔
امام سخاوی نے، م یعنی کے علاوہ جن ساتھ سے پڑھنا کے نام درج ہیں۔

محب بن نصیر اللہ، جمال عبداللہ الزیتونی، زین رضوان الفتی، برہاں بن خضر، یحییٰ لدین
اشعری، ابن قطلوبغا، ابن حجر وغیرہ ہیں۔

امام یعنی سے کسب فیض کرنے کے متعلق اپنے تاثرات امام سخاوی ان الفاظ میں بیان
کرتے ہیں۔

انه حوئی فوائد كثيرة و زوائد غريبة و أبرز محبرات المعاني

بموضحات البيان حتى جعل ما حصى كالعيان، عدل على ان مشته ممن
يخو من في بحار العلوم و يستخرج من جذوه الممتشور والمنطوم و ممن له
يد طولی فی بدائع التراکیب و تصرفات بلیعة فی صنائع التراثیب زاده الله
تعالیٰ و فصلاً ینوق له علیٰ انظاره و تسمو به فی سماء قریحة قوة افکاره
انه علی ذلك قدیر و بالاحیاء جدید۔ (الاضواء مع ج ۸ ص ۳۵)

امام سخاوی نے، لکالیہ کی دارحدیث، اغاضلیہ، دارالمسکو ترمیہ میں تدریس فرمائی۔
۸۷۰ھ میں حج کیا اور بیس مقدس مقامات پر اپنی بعض تصانیف مکمل کیں۔

امام سخاوی نے سب سے زیادہ اخذ و استفادہ حافظ ابن حجر سے کیا۔ حافظ ابن حجر کا
معمول تھا کہ وہ بچے حاد کو بھیج کر انھیں بلا کر اسباق پڑھاتے تھے۔

مکہ میں بیعت اللہ، حجر، غار ثور، صبل، حراء، جمراندہ منی، مسجد حنیف میں ایک
عرصہ ٹھہرے اور وظائف میں مشغور رہے۔ دمیاطی اسکندریہ، بعدبک، حلب، دمشق،
خیل بیعت المقدس و کئی دوسرے مقامات کی طرف سفر کیے ان سے کثیر تعداد میں
لوگوں نے استفادہ کیا۔ ان کی، پنے ہم عصر علماء سے کافی علمی بحثیں ہوتی رہیں۔

آپ بچے علم و فن کے ایسے ماہر تھے کہ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں آپ
تفسیر و فقہ لعلہ و ادب، و تاریخ میں بے بدس عالم تھے۔ جرح و تعدیل تو آپ پر ختم ہو
گئی آپ نے ۹۰۲ھ میں وفات پائی۔

امام یعنی کی جو کتب میری نظر سے گزری ہیں میں نے انھیں حسن ترتیب و
تہتیب، و زیب و بیوت کے اعتبار سے ممتاز پایا ہے۔ تاہم امام یعنی اپنے مذہب حنفی کا
دفعہ جابجا کرتے نظر آتے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کا احترام ان کے لہجے سے
صاف نظر آتا ہے ان کی آراء و دلائل کا تفصیلاً تذکرہ کرتے ہیں۔ سیکندہ صفحات میں
تاریخ کی ترتیب سے کتب پر تبصرہ آپ کی نظر کا غالب ہوگا۔

تالیفات امام عینی

امام عینی جیسا کہ کثیر تصانیف شخص ان کے زمانے میں کوئی دوسرا نظر نہیں سنا۔ امام سخاوی لکھتے ہیں کہ امام عینی کی کتب حجم کے اعتبار سے زیادہ ہیں آپ کی کتب کی تفصیل انھوں نے کچھ نہ کچھ دی ہے لیکن ان کی کتب کی اصل تفصیل امام عینی نے اپنی کتاب 'کشف الغائب المزی' میں ذکر کی ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے اپنی مطبوعہ غیر مطبوعہ دونوں قسم کی کتب کا تذکرہ تفصیلاً کیا ہے۔

امام عینی بہت ہی سربلغ لفظ تھے۔ اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ انھوں نے قدوری شریف کی کتاب ایک رات میں مکمل کر لی تھی (الفوائد المہکوی ۳۴)

امام عینی نے فقہ شریعی نہیں بلکہ نظم بھی لکھی تاہم ان کی نظم سے زیادہ ہے اور زیادہ مرتب ہوئی۔ تاہم ذائقے کیسے چند اشعار درج ہیں۔ ہم صرف چند وہ شعر نقل کرتے ہیں۔ جن میں امام عینی نے اپنے آقا حضور سرور کائنات ﷺ کی تعریف کی ہے۔

ذکر تبارک منی محمد طرباً قد عوا مکرنا ولا کرم

فتنک مدامتہ یسوغ شرالہ ولیس سر بہا ہم ولا اثم

آپ نے حضور علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کو بھی نظماً لکھا۔ ان اشعار پر ابن حجر نے تنقید کی تھی۔ ابن تفسری بردی اور امام سخاوی نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ کی نظم شرعاً کم تر تھی کیونکہ اشعار کے وزن درست نہ تھے۔

امام سیوطی نے اپنی کتاب 'بغیۃ الوعاة فی طبقات الفوہین والحدیث' میں بعض اشعار کو

اور چار بنانے کے قابل قرار دیا ہے یہ حضور علیہ السلام کے عشق و محبت سے محلو ہیں اور بعض کو بے وزن قرار دیا ہے۔

امام عینی کی خامی کے طور پر بعض لوگوں نے یہ بات بھی لکھی ہے کہ آپ نے بعض الفاظ میں جھجکل وغیرہ مالوفہ استعمال کیے ہیں۔

اسی طرح امام عینی اپنی کتاب "مرائد القوائد" میں یہ الفاظ لائے ہیں

محمداً اصعباً صابراً حراً شعلہ و شکر حاملاً سامیاً عکباً
شیدعاً لمن امامی رباع المحدث رفیعاً رفیعاً نکل کاسعاً نس حنعصام
لا فمعاً یح ندیم سیر لم دی معمع و و عوئعاً ولا سو کعاً و صلاہ علی مس
لا سراہاً و حایاب حاصرأ معاً و علی آلہ و صحبۃ اللذین تلوہ و لا اللوہ قطعاً
و لا مدعاً و اقتداء بہداه و ہدیہ مراغمین عککعاً مافاظ مسلماً شعشعان
المعجمان اشہر آ و اجماعاً۔

یہ تمام عبارات "روضات الجنۃ" سے نقل کی گئی ہیں جو کہ ایک شیعہ کی تصنیف ہے ہمارے احباب نے بھی بغیر تحقیق کے ایک شیعہ کی تحقیق پر اعتماد کر لیا ہے بغیر اس بات کے کہ شیعہ لوگ تو امام عینی کی تعریف کیسے کر سکتے ہیں۔ انھی الفاظ کے بارے میں یوسف صالح حقوق لکھتے ہیں۔

لوگوں نے جن الفاظ کو امام عینی کی نثر کیلئے عجیب بنایا ہے اگر ان پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ کسی فصیح و بلیغ کی سمجھ میں ہی آسکتے ہیں کیونکہ یہ بڑے ذوق کر لکھی گئی نثر کے الفاظ ہیں۔

امام سخاوی نے امام پر اس وجہ سے تنقید کی ہے کہ انھوں نے بعض اسماء کو اساطیر کر دیا۔

امام تقی الدین التمیز امام سخاوی کا رد کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

امام عینی پر یہ الزام درست نہیں ہے کیونکہ اس نے کثیر التصانیف شخص سے ایسی بات عہد ہو نامی ہے۔ غور کرنا چاہیے کہ جوادی کی باتوں میں سرکھپتا ہو جس کے مرجع کے بارے میں تحقیق کرنی پڑے۔ حسیہ کہ امام عینی نے انھوں نے جمع میں کہی ہے تو غلط ہے کہ غلطی بھی ہوئی کیونکہ اس نے غلطاً کہا ہے۔ وہ اس کا قلم بھی فرش کا ذخیرہ ہو سکتا ہے اصل میں ہر اس تعصب کا اثر امام سخاوی پر ہے جو اس میں اسکے شیخ حافظ ابن حجر کی وجہ سے تھا۔

1- المسحح فی شرح مجمع المسحح فی شرح المسحح

اس کا ذکر عینی، سخاوی، یوسفی، حاجی خلیفہ، ابن اہی، شوکانی، لکھنوی نے کیا ہے۔

اس کتاب کا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ دو جلدوں میں جلد اول (رقم ۴۱۸) جلد ثانی ۷۹۰ فقہ حنفی پر موجود ہے۔

یہ مجمع البحرین کی شرح ہے جو کہ احمد بن علی بن تغلب المعروف ابن اساعاتی (م ۶۹۴) کی کتابیں ہیں۔

امام سخاوی اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسے امام عینی نے 21 سال کی عمر میں لکھا اور امام عینی کے اساتذہ و مشائخ نے اس کی تعریف کی اور تقاریر لکھیں اس میں امام عینی ائمہ ثلاثہ شافعی، احمد مالک کے اقوال ذکر کرتے ہیں اصل کے طور پر اور پھر صحیح و ضعیف میں ترجیح دیتے ہیں۔ مشکل اعراب کو یہاں کرتے ہیں اور فروغ و اصول کی تشریح کے ساتھ غرائب کی شرح بھی کرتے جاتے ہیں۔

2 معانی الاختیار فی رجال معالی الآثار

اس کا ذکر عینی، سخاوی، آئینی، لکھنوی، کشاف، بروکلمان، اور سرزمین نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ میں (رقم ۷۲) موجود ہے ایک نسخہ ۳ جلدوں میں مختلف سرائے طوبیائی ترکی میں (رقم بالترتیب ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۷۷) موجود ہے۔

استاذ فہیم شلتوت نے السیف المہند کے مقدمے میں امام عینی کی سب کے ضمن میں امام سخاوی کی کتاب کی شرح کا ایک جلد میں تذکرہ کیا ہے میرا خیال ہے کہ ان سے غلطی ہو گئی ہے کیونکہ ایسا واقع میں ثابت نہیں ہو سکا۔

3 المقدمة السوادیة فی الاحکام الدینیہ

اس کی موجودگی کا ذکر سوائے بروکلمان کے کسی نے نہیں کیا۔ اس کے مطابق مسکحہ ایضاً صوفیا میں (رقم ۴۳۹) موجود ہے۔

4 منحة السوکی فی شرح تحفة الملوک

اس کا ذکر عینی، ابن تفری بردی، سخاوی، حاجی خلیفہ، ابن احمد، سرکانی، لکھنوی اور بروکلمان نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔

اس کا ایک نسخہ اوقاف بغداد کے کتب خانہ میں (رقم ۲۷۹) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب موجود ہے۔ ایک نسخہ مکتبہ حسن الانکری میں (رقم ۱۲۸۲۹/۳) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل موجود ہے۔

تحفة الملوک امام ابو بکر محمد بن ابو بکر عبد الحسن (م ۷۰۰ھ) کی فقہ حنفیہ پر مشتمل تصنیف ہے۔ اس میں فقہ کے دس اجواب ہیں۔

طہارۃ، صلاۃ، زکوٰۃ، صوم، حج، جہاد، الذیابح، فرائض، الکلب۔

اس میں امام عینی نے فوائد کے، کر کے علاوہ احادیث کی تخریج کا اہتمام بھی کیا ہے ان میں سے ایک فائدہ ذرا زیادہ ہے۔ اس میں فقہاء کے دستِ بیج، تفصیل و تکبیر حرام ہے اسی طرح حضور علیہ السلام پر صلوٰۃ و سلام تو اس میں شام سمجھنا چاہیے مثلاً لھو و عجب کی مجلس صلوٰۃ و سلام نہ پڑھنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ مزید گنہگار ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی تاجر متاع فروخت کرتے وقت اس نسبت سے پڑھتا ہے کہ اس سے مقابل پر پرہیزگاری کا رعب پڑے گا یہ بھی حرام ہے (مخطوطات مکیہ المرکز یہ یکہ المکرّمہ ۱۴۵ ص)

امام سخاوی کے مطابق امام عینی نے یہ کتاب شیخ صفوی حاصلی (م ۸۰۴ھ) جو کہ امراء برقوق میں سے تھا کی خواہش پر لکھی تھی۔

5. نعب الافکار فی تنقیح مبانی الاختیار فی شرح معانی الآثار

اس کا نسخہ دارالکتب العربیہ مؤلف ہی کے خط میں آٹھ جلدوں (رقم ۵۲۶) میں موجود ہے۔

6. وسائل التمریف فی مسائل التصریف

دارالکتب المصریہ میں (رقم ۳۶۳۳) میں اس کا ایک نسخہ اور دوسرا نسخہ کتب بلد یہ منصورہ میں مؤلف ہی کے خط میں موجود ہے۔

7. تکمیل الاطراف

اس کا ذکر علامہ کوثری نے عمدۃ القاری کے مقدمے میں کیا ہے۔ یہ ایک جلد میں مکتبہ حمید با (رقم ۳۸۷) موجود ہے۔

۸. وہ کتابیں جن کی نسبت مختلف لوگوں نے امام عینی کی طرف کی ہے۔ لیکن ان ۵۰ جو معدوم ہے۔

8. العلم الہیب فی شرح الکلم الطیب

یہ کتاب دارالکتب المصریہ رقم ۱۱۲ بصورت مخطوطہ موجود ہے۔

9. شرح سنن ابی داؤد (2 جلد)

دارالکتب المصریہ رقم ۲۸۶ مخطوطہ موجود ہے۔

10. تاریخ الاکاشرة (ترکی زبان میں)

سخاوی، الیتمی، حاجی خلیفہ اور شوکانی نے ذکر کیا ہے۔

11. تذکرہ بحویہ

سخاوی اور الیتمی نے ذکر کیا ہے۔

12. تذکرہ متنوعہ

سخاوی، الیتمی نے ذکر کیا ہے۔

13. اجوہرہ اسبیۃ فی الدردارہ النعمہ یدبہ

یعنی، سخاوی، سیوطی، الیتمی، حاجی خلیفہ نے ذکر کیا ہے۔

14. مغانی الاختیار فی رجالہ معانی الآثار (2 جلد)

(دارالکتب المصریہ رقم ۷۲)

15. عمدۃ القاری شرح بیغوی (25 جلد)

اس کتاب پر ہم اختصار کے ساتھ تبصرہ کرنا چاہیں گے۔

ماخذ و مراجع مضمون هذا

1. اسواء ارامع ۱۳۴/۱۰ 2. الطبقات السنية ۸۲۰
3. كشف الظنون ۲۸۲/۱ 4. البدر الطالع ۲۹۵/۲

عمدة القاری اور فتح الباری کا تقابلی جائزہ

ماخذ بن حجر نے 817ھ میں فتح الباری شرح بخاری کو لکھنا شروع کیا و 842ھ میں یہ یعنی فتح الباری کی تالیف میں 25 سال صرف کیے۔
 الباقی یعنی عمدة القاری شرح بخاری 820ھ کو شروع کیا و 842ھ میں مکمل کیا۔ اس کی تکمیل میں 27 سال صرف کیے۔
 عمدة القاری فتح الباری سے درج ذیل خصوصیات میں ممتاز ہے۔
 فتح الباری جامع تر ہے۔
 مثلاً۔

عمدة القاری میں شرح حدیث ہر قیل جلد اول کے صفحہ 77 سے صفحہ 101 تک پھیلی ہوئی ہے۔ جبکہ فتح الباری میں یہی شرح حدیث ہر قیل صفحہ 31 سے صفحہ 45 تک ہے صرف کتاب البیون کی شرح پر عمدة القاری میں 17 صفحے اور فتح الباری میں فقط 4 صفحات ہیں۔

عمدة القاری کے کل صفحات

25 جلدیں 7631 صفحات ہیں

فتح الباری مقدمہ کے بغیر

کل صفحات 7515 ہیں۔

نوٹ: عمدة القاری کا صفحہ فتح الباری سے اتنا بڑا ہے کہ ہم فتح الباری کو عمدة القاری کا چوتھا حصہ قرار دے سکتے ہیں۔

امام یعنی اکثر حافظ ابن حجر کا تعقب بھی کرتے ہیں

امام یعنی حدیث بخاری کی دیگر کتب حدیث میں موجودگی کو زیادہ توجہ سے دیکھتے ہوئے نئی کتب کے حوالہ جات درج کر جاتے ہیں جبکہ حافظ ابن حجر اس بات پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

مثلاً

حدیث ارا یتھم لو ان خیرا یاب احدکم

امام یعنی فرماتے ہیں۔

بخاری کے علاوہ اس حدیث کو امام مسلم ترمذی اور نسائی نے بھی تخریج فرمایا

(عمدة القاری، 15/5)

ہے۔

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔ (فتح الباری، 11/2)

حدیث

انه كان يقرأ في الصبح ما بين السنين الى المائة

امام یعنی فرماتے ہیں۔

اس حدیث کو مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی تخریج فرمایا ہے۔

(عمدة القاری، 27/3)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم اور نسائی کا ذکر کیا۔

(فتح الباری، 22/2)

حدیث

لو يعلم الناس ما في النداء

یعنی فرماتے ہیں

اس حدیث کو مسلم، ترمذی، نسائی نے بھی تخریج فرمایا ہے۔

(عمدة القاری، 124/5)

حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔

(فتح الباری، 96/2)

حدیث

انه كان يطلع على شقة الائمة بعد سنة الفجر ..

امام یعنی نے نسائی میں اس حدیث کی تفسیر بتائی کہ

(عمدة القاری، 140/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے نسائی کا ذکر نہیں کیا۔

(فتح الباری، 109/2)

عمدة القاری شرح بخاری

یہ امام معنی کی سب سے ضخیم ترین کتاب ہے۔ سب سے زیادہ شہرت بھی اسی کو حاصل ہے۔ اور بنی ترقی کی سب سے اہم شرح بھی یہی ہے۔ یہ 25 جلدوں پر مشتمل ہے۔

امام معنی نے اسے رجب 820ھ میں شروع کیا اور 5 جمادی الاولیٰ 847ھ تک مکمل کیا۔

مستحقان تہنیت و تہنیت

ترجمہ اسباب سے شروع کرتے ہیں، اعراب بیان کرتے ہیں یا قبل باب سے مناسب بیان کرتے ہیں۔ بعد ترجمہ کرتے ہیں پھر اس حدیث سے متعلق حدیث کو بطور شرح لاتے ہیں۔

عنوان ملاحظہ ہوں۔

1. بیان تعلق لحدیث بالترجمة
2. بیان رجاء
3. بیان ضبط رجاء
4. بیان الاشباب
5. بیان فوائد تعلق بالرجاء
6. بیان طرق تفہیم اسنادہ
7. بیان نوع الحدیث

بیان تعداد الحدیث فی الصحیح

بیان اثر و غیرہ

بیان اختلاف لفظ

بیان اللغات

بیان الاعراب

بیان صرف

بیان المعانی

بیان ابیان

بیان لیدت

سوال و جواب

احکام کا استنباط

اور دیگر کسی بھی قسم کا فوائد کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ خواہ اس کا اس حدیث سے کسی طرح بھی تعلق نہ ہو۔ سابقہ شارحیں بخاری سے اختلاف بھی کرتے ہیں، مگر کرمانی شارح بخاری سے اختلاف ملاحظہ ہو (عمدة القاری جلد 6 ص ۲۰)

امام دارقطنی کا رد

وبما ان العینی حنفی المذهب فانه كعيره من شراح السنن انتصر
مذہبہ ورد قول من ضعف ابا حنيفة كالدارقطني فانه قال عنه: ضعيف،
و د عليه العيني قائلا: نادب الدارقطني واستحیی لا تلمع بهائه فظة في

حق ابی حنیفہ، فانہ امام طبق علیہ الشرق والغرب، الا سئل ابن معین عنہ فقال: انه ثقة مامون، ما سمعت احداً يضعہ بهذا سعة بن الحجاج یکت الیہ ان یحدث، وشعبة شعبہ، وقال ایضاً: کان ابو حنیفہ ثقفاً اهل الدین والصدق ولم یتهم بالکذب وکان ماموناً عی دین اللہ تعالیٰ صدوقاً فی الحدیث۔ واثنی علیہ جماعة من الائمة الکبار مثل عبداللہ بن العبارک، یعلی بن اصحابہ وسعید بن عسہ وسعید بن النوری وحماد بن رید وعبد بن ق۔ کعب وکر بنی سراجہ والائمة الثلاثة مالک والشافعی واحمد وحرون کثیرون، وقد ظهر لک من هذا تحامل انداء فضی عنہ وتعصبہ الفاسد، وليس له مقدار بالنسبة الی هؤلاء حتی یتکلم فی امام متقدم علی هؤلاء فی الدین والتقوی والعلم، وبتضعیفہ ابناء یمستحق هو التضعیف، افلا یرضی بسکوت اصحابہ عنہ، وقد روى فی سننه احادیث سقيمة ومعلولة ومنکرة وغریبة وموصوعة، ولقد روى احادیث ضعيفة فی کتابہ الجہر بالیسعة واحتج بها مع علمہ بذلك، حتی ان بعضهم استحلطه علی ذلك فقال:

ليس فيه حديث صحيح، ولقد صدق الفائل:

حسنوا العتي اذ لم يبالوا سعيه فالقوم اعداء له وعصوم۔

(عمدة القاري 12/2)

امام یحییٰ نے عمدۃ القاری میں جن علماء کرام سے منقول روایات بطور

استفادہ کیں ان کے اسماء ملاحظہ ہوں۔

- | | | |
|----|---------------------|----------------------------|
| 1 | امام کرمانی | شارح بخاری |
| 2 | قاضی عیاض | صاحب شفاء |
| 3 | امام قرطبی | مفسر قرآن و شارح صحیح مسلم |
| 4 | ابن اثیر | صاحب نہایہ |
| 5 | امام ہرمزی | 6 علامہ صفائی |
| 7 | امام ہرمزی | 8 امام خطابی |
| 9 | امام ظہیر بن احمد | 10 جوہری |
| 11 | ابن قتیبہ | 12 قطب الدین عینی |
| 13 | عزری | 14 زنجیزی |
| 15 | ابن سبائی | 16 امام الحرمین |
| 17 | امام یحییٰ | 18 امام نووی |
| 19 | امام ابو جعفر طحاوی | 20 ابن صلیح |
| 21 | مازری | 22 ذہبی |
| 23 | خطیب بغدادی | 24 ابن کثیر |
| 25 | ابن ماکولا | 26 زجاج |
| 27 | محمد بن سعد | 28 واقدی |
| 29 | ابن درید | 30 ابوحاتم |
| 31 | بخاری | 32 کسائی |
| 33 | ابو حنیفہ دینوری | 34 اصمعی |

35	تہنکی	36	مہر د
37	ازن مالک	38	جہی
39	مراقی	40	ازن سکیت
41	ازن سیدہ	42	جہی
43	حصین	44	ازن هشام
45	ثعابی		

امام عینی اور

مضامین

عمدة القاری

جلد نمبر 1

- 1 امام بخاری استفادہ کر کے افضل پر حکمران اور استخارہ کر کے بعد حدیث لکھتے تھے۔
- 2 وفات دعت فی حدیث الابد ماستعرت الہ تعالیٰ وصلیت وکعتین۔ 16 سال میں بخاری کو مکمل کیا۔
- 3 فاته مکث فیہ ست عشرة سنة۔ قرآن مجید کے بعد بخاری و مسلم کا رچہ ہے۔
- 4 اتفق علماء المشرق والمغرب علی انه لیس بعد کتاب اللہ اصح من صحیح البخاری و صحیح مسلم۔ بخاری کی احادیث میں 7275 نور میں ترمذی پر 7275 نور میں۔
- 5 جملہ ما فیہ من الاحادیث ثمان مائت و سبعة و ثلاثون۔ وخمسة و سبعون حدیثا۔ امام بخاری کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔
- 6 انه صف فیہ مائة الف حدیث صحیح۔ علم حدیث کا موضوع ذات مصطفیٰ ﷺ ہے۔
- 7 موضوع علم الحدیث هو ذات رسول اللہ ﷺ۔ علم میں بحث ذات موضوع سے نہیں ہوتی بلکہ موضوع کے لوازمات سے بحث ہوتی ہے تو علم حدیث پڑھ کر حقیقت ذات مصطفیٰ کا علم نہیں ہوتا۔
- 8 حده فهو علم يعرف به اقوال رسول الله وفعاله واحواله۔ حضور ﷺ کا وسیلہ اور دماغ ماننا جائز ہے۔

- 11 متوسلا بالنبی ﷺ غیر الانام۔ حمد کے بعد صلاۃ کا ذکر کرنے کی وجہ۔
- 11 و اما الصلاة فلان ذكره ﷺ مقرون بذكره تعالى وحي كالتوى معنى۔ وحي کا تقویٰ معنی۔
- 4 والوحي في اصل الاعلام في خفاء۔ وحي کا اصطلاحی معنی۔
- 14 هو كلام الله المرسل على نبي من اياته۔ انه الاموال بالنيات سے بخاری کے آغاز کی وجہ۔
- 22 اراد بهذا الاخلاص القصد و تصحيح الية۔۔۔ حدیث شیعہ پر بخاری کے خاتمے کی وجہ۔
- 22 فتمه حديث التسييح لان به تتعطل المحاليس وهو كفارة۔ امام ابو داؤد نے پانچ لاکھ احادیث تحریر فرمائیں۔
- 14 سمعت ابا داود يقول كبت عن النبي عليه الصلاة والسلام خمس مائة الف حديث۔ مکہ شریف دوسرے شہروں سے افضل ہے۔
- 22 اشعلر با فضلية مكة على غيرها من البلاد نيت کا معنی۔
- 23 ثم اختلصوا في تفسير الية فقبل هوا الفصل الى العمل ہجرت کا شرعی مفہوم۔
- 23 مفارقة دار الكفر الى دار السلام

18. دنیا کے کہتے ہیں۔
 ماعلى الارض مع الهواء والنحو. .. 24, 25
 19. اعمال خارجہ عن العبادۃ نیت سے ان پر ثواب ملتا ہے۔
 ان الاعمال الخارجة عن العبادۃ قد تفيد الثواب۔ 27
 20. عورت بڑا فتنہ ہے۔
 ماترکت بعدی فتنۃ اضر على الرجال من النساء۔ 28
 21. کافر کا مسلم عورت سے نکاح کی تحریم صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوئی۔
 نزل تحريم المسمحات على الكفار و انما نزل بين الحديبية۔ 29
 22. قرآن کا نسخ خبر واحد سے بھی جائز ہے۔
 فيه نسخ الكتاب بخبر الواحد۔ 31
 23. محنتوں آدمی کی کوئی عبادت صحیح نہیں ہے کیونکہ نیت مفقود ہے۔
 انه لا تصح العبادۃ من المسجون لانه ليس من اهل النية۔ 34
 24. اعمال کی تین قسمیں۔
 الاعمال ثلاثة بدنی و قلبی و مرکب منها۔ 35
 25. نیت عمل سے افضل ہے۔
 النية ابلغ من العمل۔ 35
 26. غلو و جنت عمل سے نہیں بلکہ نیت سے ہوگا۔
 تخليد الله العبد في الجنة ليس لعمله وانما هو النية۔ 35
 27. محض نیت سے ثواب نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔
 اکتب العبدی کذا و کذا من الاجر فيقولون ربما لم تحفظ ذلك عنه

35. ولا هو في صحفنا فيقول انه نواه۔
 28. امام مالک امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں
 ان مالك بن انس كان يستال ابا حنيفة رضي الله عنه
 37. وياخذ بقوله۔
 29. اسماء بنت صدیق اکبر کے فضائل ثورانی
 وقد جمع الشرف من وجوه۔ 38
 30. ازواج مطہرات کو ام المؤمنین کہنے کی وجہ
 ومن امهات في وجوب احترامهن وبرهن وتحريم نكاحهن۔ 38
 31. حضور ﷺ کو ابو المؤمنین کہنا جائز ہے۔
 وهل يقال للنبي يقال النبي عليه السلام ابو المؤمنين فيه وجهان
 32. وحی کی تین اقسام۔
 فعلى ثلاثة اصرب۔۔۔ 40
 33. وحی کی سات صورتیں ہیں۔
 واما صورة على ما ذكره اسهيلي فسبعة۔ 40
 34. حضرت جبریل کا وحیہ کبھی کی شکل میں آنے کی وجہ۔
 اختصاص تمثله بصورة وحية دون غيره۔ 40
 35. رویت ہاری تعالیٰ حق ہے۔
 ان يراى له الله تعالى من وراء لحجاب اثنائي اليقنطة۔ 40
 36. اسراہیل بھی حضور تک تین سال تک وحی لاتے رہے۔
 وحى اسرافيل عليه السلام۔ 40

- 37 ملائکہ کی تعریف و مہم مدبرات هذا العالم 41
- 38 حضور نبی کریم علوم غیبیہ جانتے ہیں اور امت کو استدلال و اثبات بھی دیتے ہیں بلکہ شیخ کا معنی بلایۃ مکتشف بالعلوم الغیبیہ و کان علی حصنتهم بقدر الاستعداد۔ 44
- 39 حضورؐ کوئی ہونے کے باوجود وحی سنتے تھے یا جبریلؑ صفت انسان میں ظاہر ہوتے تھے۔
- 40 ذلك لانه كان يرد عليهم من الطباع البشرية الى الاوضاع الملكية۔ وحی سنتے کا طریقہ اور نبوت کی شان۔ 44
- 41 كيف كان سماع النبي والملك الوحي من الله تعالى۔ حضرت جبریلؑ کیسے کہاں سے وحی لاتے تھے۔ 45
- 42 هل كان جبرئيل عليه السلام ينقل له ملك عن الله۔ حضرت جبریلؑ کا وحی کی شکل میں آنا مسئلہ حاضر و ناظر کا حل۔ 45
- 43 اذلقى جبرئيل النبي عليه الصلاة والسلام في صورة دحية۔ جسم کا روح سے زمرہ ہونا عادت ہے بعد روح بھی زمرہ دہی سکتا ہے۔ 45
- 44 موت الاجساد بمخلوقة الارواح ليس بواجب عقلا بل بعادة۔ مسئلہ حاضر و ناظر۔ 46
- 45 فيه دلالة على ان الملك له قدرة على التشكل بما شاء من الصور۔ صحابی کی جہالت حدیث غیر قاریہ ہے۔ 46
- 47 وجهالة الصحابي غير قاحلة فادحة۔ 47

- 46 قہور کی زیارت زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ 47
- 47 وقبره في قراقة مصر بئر۔ جن سورتوں میں صرف لکھا آیا ہے وہ سب کی ہیں۔ 47
- 50 كلافی سورة فاحكم بانها مكية۔ انبیاء کرام کی کون کونسی زبانیں تھیں۔ 48
- 52 وکان آدم عليه السلام يتكلم باللغة السريانية۔ مانا بقراری پر اعتراض کا جواب۔ 49
- 54 لي اقرأ قلم ادر ماقرأ فاعخذ بحلقی۔ مانا بقراری میں مانا فیہ ہے۔ 50
- 57 كلمة مقامية علم بالقلم اور علم الانسان ما لم يعلم سے مراد علم ظاہری اور علم لدنی ہے۔ 51
- 60 علم بالعلم لشارة الى العلم التعليمي مالم يعلم وشارة الى العلم بالنبی۔ نبوت خواب سے کیوں شروع ہوئی۔ 52
- 60 لم ابتدى عليه الصلاة والسلام بالردیابا لرویا۔ غلوت کیوں محبوب ہوئی۔ 52
- 60 لم حجب اليه المخلوق۔ حضور ﷺ کی عبادت قبل اسلام کس نبی کے طریق پر تھی۔ 53
- 61 ان عبادته عليه الصلاة والسلام قبل البعث۔ حضور ﷺ کی عبادت کا طریقہ کیا تھا۔ 54
- 61 ما كان صفة تعبدہ۔ 61

54. پہلی دفعہ وحی بروز سوموار 17 رمضان کو ہوئی۔
 ان نزول الملائک علیہ بحراء یوم الاثنين لسیع عشرة عطلت من رمضان۔ 61
 55. خشیت علی نفسی کے معنی۔
 ما الخشیة التي عشتها رسول الله ﷺ۔ 61
 56. حضور علیہ السلام کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ جبرئیل ہیں۔
 من این علم رسول الله رسول ﷺ ان الجنانی الیه جبرئیل۔ 62
 57. غار حرا کو مخصوص فرمانے کی وجہ۔
 ما لحكمة فی تخصیصه علیه الصلاة والسلام التبعده بحراء۔ 62
 58. تعلیم کو بسم اللہ سے شروع کراؤ۔
 وجوب استعانة القراءة بسم الله۔ 63
 59. حضور علیہ السلام کی ساری اولاد حضرت خدیجہ سے ہوئی سوائے ابراہیم کے
 وهي ام اولاده كلهم خلا ابراهيم۔ 63
 60. ورقہ بن نوفل کی شان۔
 لاتسبوا ورقة عاتقہ كان مدحہ۔ 63
 61. حضور ﷺ کی محبت رنگ لاتی ہے۔
 ورقة وعبيد الثياب حبر لانہ اول من آمن بی وقتلنی۔ 63
 62. چاروں ملائکہ اور اسماء اور انکی کنیتیں۔
 ان اسم جبرئیل علیه السلام عبد الجلیلو کنیتہ ابو لفتح۔ 72
 63. اولیاء و صوفیاء کشفے ہوں تو خوب خرچ کرو۔
 منها البحث علی الجود والامضال علی کل الاوقات والزبادة منها فی

76. رمضان و عبد الاجتماع الصالحین
 اولیاء کا طہین کی زیارت بار بار کرو۔ 64
 77. ومنہ زیادة الصالحاء وامن الفضل و محاسنہم و تکریرہ زیارتہم۔
 اذا حلتک قیصر فلا قیصر بعده کا معنی۔ 65
 80. معناه لا قیصر بعده بالشام ولا کسری بعده بالعراق
 وحیہ کلبی کی خواہش ہوئی کا ذکر 66
 80. كان من اجل الصحابة ومن كبارهم۔
 روم کون تھے۔ 67
 81. كان الروم دجلا اصفر فی بیاض شدید الصفرة۔
 قریش کون تھے۔ 68
 81. منها قریش و هم ولد النضر بن کنانة۔
 قریشی میں سات اقوال۔ 69
 81. تسمية قریش قریشا سبعة اقوال۔
 ایصال ثواب حق ہے۔ 70
 98. اولئک یوتون الله اجرهم مرتیں۔
 تبرکات سے مدد مانگنا حق ہے۔ 71
 99. ان هرقل وضع کتاب رسول ﷺ۔
 بادشاہیت حضور ﷺ کی طرف سے ملتی ہے۔ 72
 99. ولا سلطة لاحد الا من قبل رسول الله ﷺ۔

73. اونچے شاندار والے کو معاملات میں مقدم رکھو۔
- ان ذالہ حساب اولی بالتقدم فی امور المسلمین۔ 100
74. ایمان کا شرعی معنی اور اس میں چار کردہ کا بیان۔
- اختلف أهل الفیلة فی معنی الایمان فی عرف الشرع علی أربع فرق 102
75. مسئلہ اجتہاد پر کاسکڑ کا فرق نہیں ہوتا۔
- لا یکفر منکر الاجتهادات بالاجماع۔ 102
76. ایمان کے تصدیقی قلبی ہونے پر دلائل
- ملیس علی محبة الایمان احقلا وعدم اختصاص التصدیق۔ 105
77. اعمال ایمان میں داخل نہیں اسکے دلائل۔
- انه یدل علی ان اعمال سایر الحوارح غیر داخلہ فیہ۔ 106
78. تقلید کا معنی۔
- والمراد من التقليد هو اعتقاد حقيقة قول الغير۔ 107
79. کفار بھی قیامت کو مومن ہو جائیں گے۔
- فقد جعل الکفار مومنین فی الآخرة لو جود التصدیق منهم۔ 107
80. حقائق تبدیل نہیں ہوتے۔
- اذالحقائق لا تبدل بالاحوال انما تبدل الاعتبار والاحکام۔ 107
81. ایمان کے زائد اور ناقص ہونے کا بیان۔
- ان الایمان هل یزید وینقص۔ 107
82. ایمان کے بارے میں مذہب صحیح کا بیان۔
- وقد ثبت ان الایمان هو التصدیق القلبی۔ 107

83. حضرت ابو بکر صدیق کے ایمان کی فضیلت۔
- لو ورن ایمان ابی بکر مع ایما جمیع الخلائق ایمان ابی بکر۔ 108
84. اسلام اور ایمان متحد ہیں یا الگ، الگ ہیں۔
- ان الاسلام متعیر ان للایمان، اوہ جملتحدان۔ 109
85. اسلام اور ایمان ایک ہیں دلائل۔
- ان الایمان هو الاسلام والاسلام مترادفان۔ 109
86. مسئلہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔
- ان الایمان هل هو مخلوق ام لا؟ 110
87. حضرت عمر بن عبد العزیز پہلی صدی کے مجدد تھے۔
- تولی الخلافة سنة تسع وتسعين ومدة خلافته ستان۔ 113
88. تحریکات کا کفن میں رکھنا جائز ہے۔
- واوحی ان یلفن معہ شی کان عنده شعور رسول الله واطعاه۔ 113
89. صوفیا کرام کے مجددوں کا ذکر۔
- الاولی علی عمرو الثقیة علی الشافعی والثانی علی ابن شریح۔ 113
90. لیطیع قلبی کے ذوقا ہے۔
- ان فیہ فائدتین۔ 114
91. حضرت معاذ بن جبل کا ذکر۔
- وهو ابن ثمانی عشرة سنة وشهدا العقبة الثانية۔ 115
92. حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر۔
- وصاحب نعل رسول الله ﷺ۔ 115

- 93 تقویٰ کا معنی اور قرآن مجید میں اسکا استعمال۔
- 116 التفتویٰ ہی الخشية۔
- 94 دعا کا معنی۔
- 117 لان اصل الدعاء النداء۔
- 95 بد مذہب جو اپنی بدعتی کی طرف نہ بلائے اسکی رویت بہتر ہے۔
- 118 بکثیر المبتدعة غیر الدعاء الی بدعتهم۔
- 96 زکوٰۃ کا لغوی معنی۔
- 119 والزرکاة فی اللعة عبارة عن الطهارة۔
- 97 حج کا لغوی معنی۔
- 119 والحج فی اللعة القصد۔
- 98 من ترك الصلاة متعمدا فقد كفر کا معنی۔
- 122 محمول علی الزجر والوعید۔
- 99 حضرت ابو ہریرہ کا ذکر شریف۔
- 124 اختلف فی اسمه واسم ابیه عسی نحو ثلاثین۔
- 100 ایمان کے ستر شعبے اسباب شعبے ہیں والی روایات میں تطبیق۔
- 125 الايمان بصنع وستون شعبا۔
- 101 بضع کا اطلاق۔
- 126 قال صاحب الحین البضع سبعة۔
- 102 ستین کی تخصیص کی وجہ۔
- 127 اما المحكمة فی تعین المستین۔

- 103 سہون کی تخصیص کی وجہ۔
- 127 واما المحكمة فی تعین السبعین۔
- 104 فی علم اللہ علم رسولہ کہنا جائز ہے۔
- 127 فی علم اللہ وعلم رسولہ موجودہ فی الشریعة۔
- 105 حب فی اللہ میں صحابہ اور اہل سنت کی محبت شامل ہے۔
- 128 یندخل فیہ حب لصحبة المهاجرین ولا یصل وحب آل الرسول ﷺ
- 106 توقیر اکابر جزو ایمان ہے۔
- 128 ویندخل فیہ توقیر الاکابر۔
- 107 اعمال انسانی کے سات شعبے ہیں۔
- 129 اعمال اللسان وہی تشعب الی سبع شعب۔
- 108 اعمال بدنی کے چالیس شعبے ہیں۔
- 129 اعمال البدن وہی تشعب الی اربعین شعبا۔
- 109 حیا ایمان میں سے کیوں ہے؟
- 129 الحياء من الايمان۔
- 110 حضرت انس کے لیے حضور ﷺ کی دعا۔
- 140 اللهم برك فی ماله وولده واطل عمره اغفر ذنبه۔
- 111 محبت کا معنی
- 141 اصلها الميل الی ما یوافق المحب۔
- 112 محبت عوام اور محبت خواص
- 141 انما المصحة مطالعة المنة من رواية الاحسان۔

113. تشابہات کے متعلق کیا کرنا چاہیے۔

144 من المشابہات ففي مثل هذا خرق لعلماء قسم ثلاثة
على فرقتين۔

115. محبت کی تینوں قسمیں حضور ﷺ کو حاصل ہیں۔

144 فجمع عليه السلام ذلك كله۔

116. اصل ایمان حضور ﷺ کی محبت ہی ہے۔

144 ولا يصح الايمان الا بتحقيق ائافه قدر النبي ﷺ ومزلته

117. حضور ﷺ کی محبت عین ایمان ہے۔

148 فيه محبة الله ورسوله الحامى اصل الايمان

118. اولیاء اور علماء سے محبت رکھنا بھی محبت رسول ﷺ میں داخل ہے۔

149 فاما محبة الرسول فربما الميلاذميل الانسان۔

119. اتفاق کا معنی

وانه سمي به لانه يستمر

120. صحابہ کرام کی فضیلت

ففي فضل اصحابه كلهم

121. بعض صحابہ کے ساتھ حضور ﷺ پر ایمان نہیں آسکتا۔

152 ومنها ما قبل هل يلزم من ان من ابعضهم۔

122. انصار کے ساتھ محبت کی تخصیص کی وجہ

153 وجه تخصيصه اذ كر بهذا الحديث هنا۔

123. محمد کا معنی حاضر۔

154 اصل الشهود الحضور۔

124. حضور ﷺ کی بیعت کرنے کا رد و بھر اواقعت۔

156 اعلم ان رسول الله ﷺ كان يعرض نفسه۔

125. حد گناہ کا کفارہ ہے یا نہیں۔

157 والحد في الرنا واما قتل الولد فليس له عقوبة۔

126. الصحابة كلهم عدول۔

158 فان الصحابة كلهم عدول لا يتوهم فيهم الكذب۔

127. حضور ﷺ کو اشیاء کا علم قبل وقوع ہوتا ہے۔

158 ان النبي ﷺ كان يعلم قبل نزول الحدود

128. بد مذہب کی مجلسوں میں نہ جاؤ۔

160 وكذلك هذا باب ليس فيه ترك المسلم الاعتلاط بالناس۔

129. علم اور معرفت میں فرق۔

والفرق بينها وبين العلم ان المعرفة عبارة عن الادراك الحزى

165 والعدم عن الادراك الكلى۔

130. حضور ﷺ کا بے دخل ہونا اسیر صحابہ کا اجتماع ہے۔

165 انا لئن شاء كهيتك يا رسول الله۔

131. حضور ﷺ صغار و کبار سے پاک ہیں تو پھر بظفر اللہ ما تقدم کا مفہوم کیا ہے۔

167 النبي ﷺ معصوم عن الكبائر والصغائر۔

- 132 نماز اعراض میں کیسے تو لے جائیں گے۔
- والتحقیق فیہ انہ یجعل عمل الصبر۔ 171
- 132 مرجعہ معتزلہ کا رد۔
- فیہ حجة لا اهل النسبة علی المرتجة۔ 172
- 133 حضور ﷺ کو امت کا علم ہے۔
- رأیت الناس یعرضون علی۔ 172
- 134 حضرت صدیق اکبر کے افضل ہونے پر اجماع صحابہ پر ان کی فضیلت قطعی ہے۔
- الا جماع منعقد علی افصلیة وهو دلیل قطعی۔ 175
- 135 حضور ﷺ شارع ہیں۔
- انہ ہوا لا مرہبہم وهو المشرع۔ 182
- 136 بے نمازی کی شرعی سزا۔
- ان ترک الصلاة عمدا معتقدا وجوبها یقتل۔ 182
- 137 تارک زکوٰۃ کا شرعی حکم۔
- مہنا عن حکم تارک الرکوة۔ 182
- 138 تارک صوم کا شرعی حکم قید کیا جائے۔
- ولو ترک صوم رمصاص حبس۔ 182
- 139 مرتد زمینق کی توبہ قبول ہے یا نہیں۔
- فیہ قبول توبۃ الردیق۔ 182
- 140 مرتد قتل کیا جائے گا۔ توبہ قبول نہیں ہوگی۔
- ان اخذ لیقتل فتاب لم تقبل۔ 182

- 141 مرجعہ کا رد بلغ۔
- ان الاعمال من الایمان رفا علی المرتجة۔ 184
- 142 میراث کے طور پر جنت کے ملنے کا معنی۔
- الایراث البقاء العال بعد الموت لمن یتحققہ۔ 184
- 143 حضرت سعید بن مسیب کے افضل الایمان ہونے سے کیا مراد ہے؟
- انہ افضل التائبین لمرادہم افضلہم فی علوم الشرع۔ 187
- 144 حضور ﷺ کی داوی اور نانا مبارک کا نام حج کا شرعی معنی۔
- فاطمۃ ام عبداللہ والد رسول اللہ بہت عمروین عائد۔ 187
- 145 حج کا شرعی معنی۔
- وفی الشرع الحج فصل زیارة البیت علی وجہ التعظیم۔ 187
- 146 یحییٰ لغو کا مسئلہ۔
- اعتسف العلماء فی یحییٰ لغو علی ستة اقوال۔ 195
- 147 عمار بن یاسر کا ذکر مبارک۔
- وهو ابو الیقظان بالمعجمة عمار بن یاسر بن عامر بن مالک۔ 197
- 148 عمار بن یاسر کے لیے حضور ﷺ کے دعا۔
- یا نذر کونسی ہر داو سلاما علی عملر کما کنک علی ابراہیم۔ 197
- 149 مسجد قبا حضرت عمار نے بنوائی۔
- عملر اول من بنی مسجد اللہ فی اللہ بنی مسجد قبا۔ 197
- 150 کفر کا معنی
- اصل الکفر التعطیة وقد کفرت الشی۔ 200

151. کفر کی چار اقسام۔
 200. وهذه الاربعة من لقي الله تعالى بواحد منها۔
 152. لعنت کرنے کا مسئلہ
 203. اتفق العلماء على تحريم اللعنة۔
 153. عبد اللہ بن ابی کا عقیدہ۔
 209. قبل يا بني الله لو اتيت عبد الله بن ابي۔
 154. حضرت امام حسین نے ام سلمہ کا دودھ مبارک پیا۔
 210. فيسكني المحسن فتعطيه ام سلمة ام المومنين ثديها۔
 155. صحابہ کا آپس میں جنگ کرنا کیسا ہے؟
 212. المقاتل والمقتول من الصحابة في الجنة۔
 156. صحابہ کے جنگی حالات کے بارے میں فتویٰ
 212. والحق الذي عليه لعل السنة الامساك عما شجر بين الصحابة۔
 157. ظلم کا معنی۔
 215. الظلم في اصل الوضع وضع الشيء في غير موضعه۔
 158. منافق کے معنی کی تحقیق۔
 217. لعظ المسافر من النفاق۔
 159. منافق کا اصطلاحی مفہوم۔
 217. هو الذي يظهر الاسلام ويطن الكفر۔
 160. نفاق کی بارہ طریقوں پر تحقیق۔
 217. فيحصل من ذلك اثنا عشر قسماً۔

161. کذب کا معنی۔
 219. الكذب هو الاخبار على خلاف الواقع۔
 162. وعدے کا معنی۔
 220. وعده الامر به عده۔
 163. وعدے کا اصطلاحی مفہوم۔
 220. الوعد في الاصطلاح الاخبار بايصال الخبر في المستقبل۔
 164. ليلة القدر کے معنی پر کلام۔
 225. والكلام في ليلة القدر على انواع۔
 165. مدینہ شریف کا معنی۔
 232. اراد بها مدينة الرسول ﷺ
 166. حضور ﷺ نے ہجرت بھی سوموار اور دخول مدینہ بھی سوموار کو فرمایا۔
 244. خرج من مكة يوم الاثنين ودخل المدينة يوم الاثنين۔
 167. حضور ﷺ کی دادی مبارک کا نام۔
 244. فان ام عبدالله المطلب سلمى بنت عمر ومن زيد بن لبيد۔
 168. حضور ﷺ کی نازہ مبارک کا علم شریف۔
 245. وصنعت جرائها فنزل عنها رسول الله ﷺ واحتمل ابو ايوب۔
 169. 16 یا 17 ماہ کی تحقیق تحریر قبلہ 15 رجب 2ھ کو ہوئی۔
 245. وكان التحويل في نصف رجب في السنة الثانية۔
 170. تحویل قبلہ کس نماز میں ہوئی؟
 245. خرج فمر على قوم من الانصار فقال لهم هو يشهد انه

- 246 صی مع الیسی شیخ العصر۔
- 171 احکام شرعیہ میں شیخ ہوتا ہے اسکے دلائل عقلی و نقلی۔
- 246 فیہ دلیل علی صحۃ نسخ الاحکام۔
- 172 تو انہ التوراة یہود تک نہیں آسکی۔
- 247 ہم یو حدفی نقل التوراة ادالم یبق من الیہود۔
- 173 بخت نصر کے زمانہ کے یہودی ختم کر دیے گئے۔
- 247 لما استولی بخت نصر علی بنی اسرائیل قتل رجالہم۔
- 174 حدیث کا نسخ قرآن ہے۔
- 247 وہ دلیل عل نسخ السنۃ فاسخ بالقرآن۔
- 175 ختم واحد بھی قرآن کی بنا ہے۔
- 247 فیہ جواز النسخ بتعبیر الواحد۔
- 176 جو درالحرب میں مسلمان ہو اور اس کو احکام شرعیہ کا علم نہ ہو اس کا کیا حکم ہے۔
- اختلاف العلماء فیہ من اسلم فی دار الحرب او اطراف بلاد الاسلام
- حيث لا یجد من یتعلم البشرائح۔
- 177 خبر واحد قبول ہے اس پر اجماع ہے۔
- 248 فیہ دلیل علی قبول خبر الواحد مع غیرہ من الاحادیث۔
- 178 قبلہ کی جہت میں اجتہاد کرو۔
- 248 فیہ دلیل علی جواز الاجتہاد فی القبلة۔
- 179 کافر مسلمان ہوا ہے تو اس کے پچھلے اعمال کا حکم کیا ہے؟
- اسلمت علی ما اسلمت من غیر۔
- 253

- 180 یہود کا معنی درودہ تسمیہ۔
- 262 ہو علم قوم موسیٰ علیہ السلام و فی الباب الیہود۔
- 181 حضرت طلحہ کو تیس سال کے بعد نکال کر دوسرے جگہ دفن کرنا۔
- 265 ہم رأ ت ہتہ بعد ثلاثین سنۃ فی المام۔
- 182 نقل شروع کرنے سے پہلے واجب ہوتے ہیں یا نہ اسکی تحقیق۔
- 268 ویستدل بہ علی انہی من شرع فی صلاۃ نفل لوصوم نفل وجب علیہ فسلوہ۔
- 183 والمثبت مقدم۔ قاعدہ کلیہ۔
- 268 واحاد ہتہم نافیۃ والمثبت مقدم۔
- 184 جنازے کا نفوی معنی۔
- 270 والمعاملہ جمیع جملہ بالمحبۃ الملتحۃ۔
- 185 قیراط کا معنی۔
- 272 میرا حصہ قرط۔
- 186 عالم حسن کے امور تین اقسام پر ہیں۔
- 288 ان الامور فی عالم الحسن ثلاثہ۔
- 187 حضور ﷺ کا رویت باری حق ہے۔
- 291 ان رویۃ اللہ تعالیٰ فی الدنیا بالابصار غیر واقعۃ علی بنی قدر آہ۔
- 188 حضور ﷺ کا قیامت کا بیان نہ فرمانا۔
- 291 المقصود من ہذا السؤال کف السامعین عن السؤال عن وقت الساعة۔
- 189 اسلام علیک یا رسول اللہ۔
- 292 السلام علیک یا محمد فرد علیہ السلام قال ادبو یا محمد۔

عمدہ القاری

جلد نمبر 3

- | صفحہ | موضوع | نمبر شمار |
|------|--|-----------|
| | حضور ﷺ کی انگلیوں مبارکہ سے پانی کا ٹکنا | 1 |
| 34 | تبع الماء من بين أصابعه أعظم مما أوتي به موسى عليه الصلاة والسلام حين صرب بعصاه الحجر في الأرض | 2 |
| 34 | صحابہ کرام کذب باطل سے پاک ہیں | 3 |
| 34 | هم المنزهون عن السكوت على الباطل. | 4 |
| 35 | حضور ﷺ کے ہاں مبارک پاک ہیں۔ | 5 |
| 35 | فاما شعر رسول الله ﷺ فهو مكرم معظما. | 6 |
| | حضور ﷺ کے فضائل پاک ہیں۔ | 7 |
| 35 | وقد قيل بطارة فصلاحه فصلا عن شعرة الكريم | 8 |
| | حضور ﷺ کا بول مبارک پیٹا۔ | 9 |
| 45 | وقد وردت احاديث كثيرة ان جماعة شربوا ادم النبي ﷺ | 10 |
| | حضور ﷺ کا بول مبارک پیٹا۔ | 11 |
| 7 | ان ام ايمن شربت بول النبي ﷺ | 12 |
| | حضور ﷺ کے ہاں مبارک کی قیمت ساری خدائی ہے۔ | 13 |
| | لان تكون عندي شعرة منه احب الي من الدنيا وما فيها. | 14 |
| | حضرت خاند بن ولید ؓ کا حضور ﷺ سے مدد مانگنا۔ | 15 |
| | ويستنصر ببركته | 16 |
| | حضور ﷺ کے ہاں مبارک کہ طہر ہے۔ رکھنا۔ | 17 |
| | ولما حلق راسه كان ابو طلحة ول من احد من سدة | 18 |
| | فيه التبرك بشعر النبي صلى الله عليه وسلم | 19 |
| | امام غزالی کا روایع | 20 |

والداری اذا عمل بخلاف روايته او المتی بخلافها لا یبقی
حیجة

- 11 امام بخاری کے مذہب کے مطابق کتے کا پیشاب پاک ہے۔
احتج بہ البخاری علی ثہارة بول الکلب
44 اخرج البخاری هذا الحديث يستدل به المذہب فی طہارة
سور الکلب.
45 قہرہ سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔
12 من صحک فی الصلاة قہقہة فلیعد الوضوء والصلاة.
48 امام اعظم تابعی ہیں۔
13 وهو آخر من مات من الصحابة بالکوفة سنة سبع وثمانین.
52 وضو میں مددینے کا مسئلہ۔
14 فیہ دلیل علی جواز الاستعانة فی الوضوء.
60 علم کل کا ثبوت۔
15 ما من شیء کنت لم اراه الا قد رایتہ فی مقامی هذا.
66 صیہ کرام کا حضور پر نور ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو تبرکاً
استعمال کرنا۔
16 فَأُتِیَ بِوَضُوءٍ فَنَوَضَّاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَاخُلِدُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ
فَیَتَمَسَّحُونَ بِهِ.
74 آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز
17 فیہ الدلالة علی جواز التبرک بآثار الصالحین.
75 امام عینی کا عشق مبارک۔
18 قلت هذا فی حق النبی ﷺ لان لعابه اطیب من المسک
75 مہربوت پر کلام۔
19

- 78 هل كان خاتم النبوة بعد ميلاده.
20 امام عینی کا مہربوت پر کلام۔
الحكمة فی الخاتم علی وجه الاعتبار ان قلبه علیہ الصلاة
والسلام ملتی حکمة وایماناً.
79 امام اعظم کا مذہب کہ حضور ﷺ کے فضلات پاک ہیں۔
21 ابو حنیفہ ینکرو هذا ویقول بطہارة بوله
79 بے وضو میرے حضور ﷺ کی ناقہ مبارک نہ پکڑی۔
22 فکرو هت ان ارحل ناقة رسول الله ﷺ واما جنب.
83 عیسائیوں کے برتن استعمال کرنا منع ہے۔
23 ولكن یکره استعمال اوانیهم واثابهم سواء فیہ اهل الکتاب
84 اغماء جنون اور نوم میں فرق ہوتا ہے
24 اغماء والفرق بینہ و بین الجنون والنوم.
86 حضرت چار حضرت پر حضور ﷺ نے وضو کا پانی ڈالا۔
25 وحسب علی فن وضولة.
87 حضور ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے ہر بیماری دور ہوگئی۔
26 فیہ دلیل علی ان ہرکة ید رسول الله ﷺ تنزل کل عله
87 حضور ﷺ کا پانی کو زیادہ فرمانا۔
27 ان یسقط فیہ کفہ فتوضأ القوم کلہم.
88 حضور ﷺ کا پانی کو تبرک بنانا۔
28 دعا بقدر فیہ ماء فغسل یدیه ووجهہ فیہ.
89 سہات کا عدد برکت والا ہے۔
29 ما الحکمة فی تعین العدد بالسبعة التبرک و ہرکة.
92 حضور ﷺ کی انگلی مبارک سے پانی کا ٹفٹنا۔
30

و يستفاد من هذا بلاغة معجزته ﷺ وهو ابلغ من تفجير

الماء من الحجر لموسى عليه الصلاة والسلام. 94

31 آدمی کا نام قرآن رکھنا چاہئے۔

کما يسمى مسعرا المصحف لصدقه.

94

32 موزوں پر مسخ کرنا شعارِ اہلسنت ہے۔

شيخين كريمين كوافضل مانا شعارِ اہلسنت تھے۔

راه ابو حنيفة من شرط اهل السنة والجماعة فقال نحن

نفصل الشيخين وحب الختين و نوى المسح على الحجر 97

33 نیت سے حضور ﷺ کا وضو نہیں لیا۔

فاما سيدنا رسول الله ﷺ فمن خصائصه انه لا يفسح

وضوؤه باليوم مضطجعا ولا غير مضطجعا. 110

34 ”کہہ“ ان تریف کیا ہے اور یہ کہتے ہیں؟

اجتنبوا السبع الموبقات الكبائر سبع.

114

35 محققین اہلسنت کا مذہب ہر شے میں حلال ہے۔ اور ان میں شئی الا

يسح بحمده على عمومہ پر ہے۔

وان من شئ حي ثم حياة كل شئ بحسبه.

117

36 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔

واستحب العلماء قراءة القرآن عند القبر

117

37 حضور ﷺ کے آثارِ مبارک میں تبرک ہے۔

ذلك من ناحية التبرك بانوار البسي عليه الصلاة والسلام 117

38 جسم اور روح دونوں کو عذاب ہوتا ہے۔

ثم المعذب عند اهل السنة الجسد بعينه او بعينه بعد

118

اعادة الروح الى جسده.

39 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔

فيه دليل على استحباب تلاوة القرآن على القبور. 118

40 ایسا ثواب حق ہے۔

مر ابي المقابر فقر اهل هو الله احد حد عشرة مرة. 118

41 ایسا ثواب پر دلائل مبارک۔

ولكن اجمع العلماء على ان الدعاء ينفعهم ويصلهم ثوابه 119

42 حدیث دینی، مت و ثواب صحیح ہے۔

هل يبلغ ثواب الصوم او الصدقة او العقی حق 119

43 مسجد میں سونا کیسا ہے۔

واما اليوم فيه فقد نص الشافعي في الام انه يحور 127

44 بچے کے بول کے بارے میں تین مذہب ہیں۔

وكيفية طهارة بول الصبي والحريية على ثلاثة مذہب 130

45 ولادت کے بعد بچوں کو تھر کا بزرگوں کے پاس لے کر جانا۔

وفيها استحباب حمل الاطفال الى اهل الفصل للموكل. 131

46 بول کھڑے ہو کر کرے کا مسئلہ۔

وقد اختلف العلماء في هذا. 135

47 حضرت یعقوب علیہ السلام کا اسرائیل نام رکھنا۔

فان قلت ما وجه تليق يعقوب بن اسحاق 138

48 بزرگوں سے دعا کروانا پرانا طریقہ۔

ودعاه بن الله يجعل في ذريته الانبياء 138

49 ان کے پاک ہونے پر۔ و نہ ہونے پر۔

احلف فيه 145

50 آدمی کو قہر نہ مانے۔ ہوس کا۔

- قال بعضهم الواقدي لا يحنج به اذا انفرد
 51 حضور ﷺ نے بول پینے کی اجازت فرمائی۔
- لانه عرف من طريق الوحي فانه شفاء هم فيه.
 52 قاعدہ کلیہ۔ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال.
- ان يكون حجة اولا يكون حجة سقط الاحتجاج.
 53 مرتد کو پانی پلانا حرام ہے۔
- ليس له ان يسقيه المرد.
 54 مشرک کے لئے کو چوسنا جائز ہے۔
- اذا ادر كنتم الصلاة والتم في مراح الغنم فصلوا فيها فانها
 55 سكينة وبرة.
 قاعدہ کلیہ۔
- والجرح المبهم غير مقبول عند الحذاق من الاصوليين
 56 گھٹی میں چوہا گر جائے تو پاک کرنے کا طریقہ۔
- واما العسل واللب ونحوها اذا مات فيها الفارة.
 57 نحن الآخرون السابقون كما نحن۔
- ان هذه الامة آخر من يدفن من الامم واول من يخرج منها.
 58 تذر کا ضبط۔
- والقنبر بفتح الدال المعجمة.
 59 مکانات متبرکہ میں دعا کا قبول ہونا حق ہے۔
- ان الدعوة في ذلك البلد مستجابة.
 60 حضور ﷺ نے سات کافروں کے لئے دعا کی اور وہ برباد ہوئے۔

- اللهم عليك بابي جهل وعليك بعنبة ابن ربيعة وشيبة
 61 بن ربيعة والوليد بن عتبة وامية بن خلف وعقبة بن ابي
 معيط وعما وامية بن خلف
 171 تبرکات نبوی اور صحابہ کرام۔
- وما ننعم النبي نخامة الا وقعت في كف رجل منهم فذلک
 62 بها وجهه وجلده.
 تبرکات نبوی کے بارے میں امام غزالی کا مذہب۔
- امام اصباح النبی ﷺ فهو الطيب من كل طيب والطهر من
 63 كل طاهر وان البراق طاهر اذا كان من فم طاهر.
 تبرکات نبوی ﷺ سے برکت حاصل کرنا۔
- ومن الاستنباط من هذا الحديث التبرک بتراق النبي ﷺ
 64 توفیر اللہ تعظیما.
 نبی سے وضو کرنے کا مسئلہ۔
- واما الوضوء بالنبيذ جائز.
 65 نبیذ سے غسل کا مسئلہ۔
- اختلف المشايخ في جواز الاغتسال.
 66 بڑوں کا ادب کرو۔
- فيه تقديم حق الاكابر من جماعة الحضور و تربيته على
 67 من هو اصغر منه.
 وضو کے بعد روبرو ال استقبال کرنا کیسا ہے؟
- وفيها كراهة التشييف بالمندبل.
 68 واؤ جمع کے لئے آتا ہے۔
- ان الوار ملجمع
 194

- 69 کان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- کان تدل علی الاستمرار۔ 203
- 70 لفظة کان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- 71 لان هذه اللفظة تدل علی الاستمرار والدوام
ایک واؤ اشتقاقی ہوتی ہے۔ 206
- 72 ان هذه الراؤ تسمى واو الاستفتاح يستفتح بها كلامه
حضرت مولانا کی زوائد مطبوعات کا نام ہے۔ 207
- 73 انه اجتمع عنده احدى عشرة امرأة بالتزويج
حضور علیہ السلام پر ہزار مردوں کی قوت کے حامل تھے۔ 216
- 74 فاذا ضربا اربعين في مائة صارت اربعة آلاف
الن کو بشریوں کہتے ہیں۔ 217
- ای ظاہر جلدہ والمراد به ماتحت الشعر۔ 221
- 75 كاف مقدرہ بھی آتا ہے۔
- 76 هذه الكاف تسمى بكاف المقارنة.
حالیہ جب میں تکبیر کرو وی اس کا جواب۔ 223
- 77 انه حب قبل ان يكبر وقبل ان يدخل في الصلاة
موسو صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک۔ 224
- 78 انه خاص بالسياسة
شہر میں کب ہر ہو۔ 225
- وقد اختلف العلماء من السلف متى تقوم اليك الصلاة
حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں کے نام مبارک۔ 226
- وكان هو يعقوب اثني عشر رجلا
موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ پھر کا پڑھئے۔ 230

- 229 فخر الحجر بثوبه فخرج موسى في الزه.
وہ پتھر کو سنا تھا؟ 81
- الحجر الذي وضع موسى ثوبه عليه هو الذي كاهم حمله معه
فی الاسفار فبطربه قيتفجر منه الماء۔ 231
- 82 حضرت ایوب علیہ السلام پر سونے کی بارش ہوئی۔
- 231 فخر عليه الجراد من ذهب۔
- 83 حضرت ایوب علیہ السلام سرکار لوط علیہ السلام کے دوہتے تھے۔
- 231 وانه بت لوط عليه السلام
- 84 مكانات خبر کہ حق ہیں۔ قدیم سے ان کی برکتیں حاصل کرنا چلا آ رہا ہے۔
- 232 وهي قوية من نوى عليه مشهد وهاك قدم في حجر۔
- 85 لفظ بلى اور نعم میں فرق۔
- 232 لان بي مختصة بايجاب النفي ونعم مقر ولما سبقها۔
- 86 قاعده کلیہ۔
- 232 لان النكرة في سياق النفي تفيد العموم۔
- 87 اولياء کالمیلین کے ذکر سے برکات نازل ہوتی ہیں۔
- 233 قال احمد يستنزل يذكره القطر
جو تک غسل کرنے کا عادی ہو اس کی شہادت قبول نہیں۔
- 88 اتفق الامة الفتوى كما نقله ابن بطال على ان من دخل الحمام
بغير منزلة انه تسقط شهادته بذلك۔ 234
- 89 بزرگوں کے پاس بے وضو مت بیٹھو، صحابہ کرام کا ادب رسالت بھی نہ۔
- 237 كنت جنباً فكهرت ان اجالسك والاعلى غير طهارة
مسلمان کی عزت زندہ رہنے سے یا مرنے سے ایک ہی راتی ہے۔ 90

- 101 رزق کا لغوی معنی
الرزق کلام العرب الحظ.
102 خارجہ کے چہ فرتے ہیں۔
300 و کبار فرق الحروية ستة.
103 اہل اللہ کی مجلس میں حاضری دینا لازمی ہے۔
305 ولکن میں بدعو او یومن وجاء بركة المشهد الکریم.
104 قاعدہ کلیہ زمانہ کے بدلے سے احکام بدل جاتے ہیں۔
305 الیوم الفتوی عی المع مطفا ولا سیما فی الدیار المصریة

- والہ طاہر سواء کان جنبا او محدثا حیا او میتا و کذا سورۃ
عرفہ و لعابہ و دمعہ.
239 91 انسان کے پینے کا حکم کیا ہے؟
ان عرق الجنب طاہر.
239 92 میت کو غسل دینے کی وجہ؟
فقہل انما وجب لحدث یحلہ باستر عاء لمفاصل لا لتجامته.
240 93 بزرگان دین کا دپ کرو۔
فیہ استحاب احترام اہل الفضل
240 94 وہ جن حضرات خواجیہا سہام سے شروع ہوئی۔
ان ابتداء الحیض کان علی حوا بعد ان اہبطت من الحجة.
256 95 حالت حیض میں وٹی کر لے کا حکم۔
ان مباشرة العائض علی السام
266 96 صدقہ عذاب کو دور کرتا ہے۔
قال یا معشر النساء تصدقن فانی اریتمکن اکثر اہل الدار
269 97 عقل کی تعریف۔
العقل جوہر خلقہ اللہ فی الدماغ.
271 98 صدقہ عذاب کو دور کرتا ہے، ورگنا ہوں کا کفارہ بنتا ہے۔
ان الصدقة تدفع العذاب وانها تکفر الذلوب،
273 99 اہم بخاری کا مذہب یہ ہے کہ نبی قرآن پڑھ سکتا ہے جبکہ جمہور ائمہ کے
خلاف مذہب ہے۔
واستدل بها علی جواز قراءة الجنب القرآن
275 100 غیر اللہ کا تصرف حق ہے۔
ولکلام الملک و تعرفہ اوقات
293

عمدة القاری

جلد نمبر 5

- نمبر شمارہ صفحہ
- 1 شان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔
 - 8 کما جلو ساعد عمر وصی اللہ عنہ۔
 - 2 حضور فاروق اعظم کا وجود قتل کے آگے دروازہ ہے۔
 - آپ کے وصال کے بعد قتل کا دروازہ کھل جائے گا۔
 - 10 ان الحائل بین المغتة والا سلام عمر وهو الباب۔۔۔
 - 3 آخری وقت کے افضل ہونے کی دلیل۔
 - 12 ان اتسیر بصلا فالعصر افضل وان تأخیر العصر افضل
 - 4 ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا ثبوت۔
 - 19 ادا شد الحرفا لیر دوایا لصلاة۔
 - 5 نماز ظہر کے ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا مسئلہ۔
 - 21 اختلاف الفقہاء فی الابراد الصلاۃ۔
 - 6 (۱) روزِ خ کا شکایت کرنا حقیقت پر محمول ہے۔
 - 23 اشتکت البزہ شکوی البزہ الی ربہا۔
 - (۲) حضور ﷺ کے کلام مبارک کو حقیقت پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے۔
 - 23 لا یمتاج الی نا ولیہ۔
 - (۳) روزِ خ کا حضور ﷺ سے کلام کرنا۔
 - انا البازتخاطب سیدنا محمد ارسول اللہ ﷺ
 - (۴) جنت و روزِ خ کا دور سے سننا حق ہے۔

وہو یرل علی ان النار تھم و تعقل و مرجاء لہ یس سنی اسبح من الجنة والنار 23

7. دنیا کی آگ ستر مرتبہ پانی میں ڈال کر دنیا میں لائی گئی ہے۔

24. ضربت بالماء سبعین مرة۔

8. حضور ﷺ کا علم کل کا ثبوت۔

26. ان يقول سلونی۔

9. سلونی کے ذریعے حضور ﷺ نے منافقین کو جواب دیا۔

27. هو سموی لا نه بعه ان هو ما من المنافقین۔

10. نماز جمع کر کے پڑھنے کا مسئلہ

31. وقد اختلف الناس فی جواز الجمع بین الصلاتین

11. امام عینی کی تحقیق اور ہام نووی کا رد (نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ)

31. واحسن التاویلات فی هذا۔

12. ظہر کا دو مثل تک ہونا۔

33. صلیٰ فی العصر حیث کان صله مثله

13. حضور ﷺ کا عصر کی نماز پر تاکید فرمانے کی وجہ۔

38. ان یکون تخصیص العصر لکونه جوابا بالسائل۔

14. (1) روایت باری تعالیٰ مؤمنین کیلئے جنت میں حق ہے۔

43, 42. انکم سترون ربکم کماترون هذا۔

(2) روایت کے منکرین خارجی معتزلہ مرجعہ ہیں۔

مع من دائل المعتزلة والخوارج وبعض المرجعة۔ 43

(3) روایت باری تعالیٰ پر اہلسنت کے دلائل۔

ولا هل السنة ما ذكره من الاحاديث الصحيحة۔ 43

(2) خارجیہ معتزلہ کے عقیدے کی

43. ان عدم الوقوع لا يستلزم عدم الحواجز۔

15. حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔

44. يتعاضون فيكم ملائكة بالعين۔

16. مدت کاج اور عصر کے وقت آنا۔

44. واما الملائكة فعدا كثر العسا دهم۔

17. (1) عصر صبح کو آنے والے فرشتے کراہا کاتین کے علاوہ ہیں۔

45. والظاهر انهم غير همالانه قد جاء فی بعض الاحاديث۔

(2) کراہا کاتین کا آدمی کے مرنے کے بعد اسکی قبر پر قیامت تک رہنا

ایسا ثواب پر دلیل ہے (عرس۔ زیارت قبور قبر پر ذکر کرنا ثابت ہے۔

45. ادامات العید جس کا تباہ عند قبرہ۔

(3) عصر اور فجر میں ملائکہ کے آنے کی حکمت

45. شهور معهم الصلاة فی الجماعة۔

(4) صبح اور عصر میں فرشتے ہا جماعت نماز پڑھتے ہیں۔

45. انعط يحتمل بالجماعة و غيرهم۔

18. اللہ تعالیٰ کے سوال کرنے کی حکمت

46. المحكمه فيه استدعاء شهادتهم لیسى آدم بالخیر۔

19. انبیاء کرام اور اولیا کرام کی محبت تقریب الی اللہ کا وسیلہ ہے۔

46. وفيه الايدان بان الملائكة تحب هذه الامة۔

- 20 امام نووی کا تاخیر فجر پر اعتراض اور امام بخاری کا جواب
قال النووي قال ابو حنيفة تصل صلاة الصبح بطلوع الشمس۔ 48
- 21 احناف پر تاخیر فجر کے اعتراض پر جواب۔
واما الجواب عن الحديث المذكور۔ 48
- 22 اشیاء میں اصل اہمیت ہے (قاعدہ کلیہ)
لان الاصل في الاشياء اباحة۔ 49
- 23 حضور کو قیام قیامت کا علم ہے۔
انما بقاء کم فیما سدف قبلکم من الاصم۔ 50
- 24 جن احادیث میں مثالیں بیان کی گئی ہیں انکا تعلق احکام شرعیہ سے نہیں ہوتا۔
بان الاحکام لا تتعلق بالا حادیث التي تلي لصرب الامثال۔ 51
- 25 عصر کا وقت دو ٹوٹی ہونے پر احناف کی دلیل اول۔
لا يصح الاعلى مذهب الحنفية۔ 52
- 26 حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔
مثل المسلمين واليهود والنصارى كمثل رجل استاجر قوماً۔ 53
- 27 حضور ﷺ کی حیات میں یہ جو محمد شین کا مذہب ہے
اجتبح به البخاری ومن قال بقوله على الموت الخضر۔ 62
- 28 صبح کی نماز کے فرضوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو۔
لا صلاة بعد صلاة الصبح في تطلع الشمس۔ 76
- 29 عصر کے بعد جو نماز پڑھتا حضرت عمر اسکو درے لگاتے تھے۔
وكان عمر يضرب على الركعتين بعد العصر۔ 77

- 30 حضرت خالد بن الولید کا عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے والے کو مارنا۔
وكان خالد بن الوليد يضرب الناس على الصلاة بعد العصر۔ 77
- 31 عصر کے بعد نماز پڑھنے کا جو جہان میں ہے اس سے اگلا ہے اور اس کا جواب۔
سبحن رسول الله يدغمها سرا و علانية ركعتان۔ 78
- 32 شام سے پہلے دو نفل پڑھنا منع ہے۔
اول الامر قبل النهي۔ 78
- 33 عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کے جوابات
اجيب عنه بان الهی كان في صلاة لا سب لها و۔ 86
- 34 حدیث فعل اور قول کا جب تعارض آجائے تو قولی کو ترجیح ہوگی۔
ان الهی قول و صلاته فعل۔۔۔ 86
- 35 روح کے متعلق کلام۔
الارواح جمع روح يدكر ويوث وهو جوهر لطيف يورثي۔ 88
- 36 کرامات حق ہیں۔
وقیه اثبات کرامات الاولیاء وهو مذهب اهل السنة۔ 101
- 37 اذان کی مشروعیت۔
اداسمع المتنادی نیادی 106,102
- 38 حضور صاحب امر اور نبی ہیں۔
لان اصلاق مثله يصرف عرفه الي صاحب الامر والنهي۔ 103
- 39 اذان فرض ہے یا واجب اکل تحقیق۔
ان الشفع واجب ليقع الاذان۔ 104

40. غمربنی کے خواب پر حسب احکام شروع نہیں ہوتے

تو صحابی کے خواب پر اذان کیسے شروع ہو جاتی ہے۔

107 ہی اثبات الادان بروید عبداللہ بن رید۔

41 آسمانوں کی آوازیں سنتے

والحکمة فی تخصیص الادان بروید الرجل ولم یکر بو صی۔ 107

42 اذان میں ترجیح کا مسئلہ ابو مخذومہ کی ترجیح وانی حدیث کا جواب۔

ان ترک التر جیح بم بصرہ وحق الشافعی حدیث ابو محذومہ۔ 108

43 ہذا من قوس ایوب من قوس النبی۔

هذا لفظ اعسی قوله الاقامة من قول ایوب۔ 109

44 (۱) اذان کے فضائل (۲) امام عینی کے مطابق اذان کی شرت۔

(۳) اذان سے بھاگتا ہے قرآن سے کیوں نہیں بھاگتا۔

هذا تمثيل لحال الشيطان عند هرويه من سماع لادان۔ 111

45 ہر شے میں حقیقت زندگی ہے (مسح کا حل)

اسما بھرپ من الاذان حتی لا يشهد بما سمعه۔ 112

46 شیطان 36 میل تک بھاگ جاتا ہے۔

وحاء ستة وثلاثون ميلا۔ 112

47 تنویب کا معنی۔

معنى التنبؤ في الاصل الاعلام بالشيء۔ 112

48 موزن کے فضائل۔

كذلك المودن له امر عظيم۔ 113

49 ہر شے میں مس ہے۔

ويصدق كل رطب ويابس سمعه۔ 113

50 اذان سے مذہب معارف ہو جاتا ہے۔

اذن هي قرنة امها الله تعالى من عذابه ذنك اليوم۔ 113

51 ہر شے میں مس حقیقت ہے۔

فانه لا يسمع مدى صوت المودن جن ولا انس۔ 114

52 ہر شے حقیقت سنی ہے یہ حق ہے۔

فل المراد به كل ماسمع المودن من الحيوان۔ 115

53 جناب بنی آدم کی آوازوں کو سنتے ہیں۔

وفيه ان الحن يسمعون اصوات بني آدم۔ 115

54 وسیلہ کا معنی

الوسيلة وهي في اللغة ما يقرب به الى الغير۔ 122

55 امت کا حضور سے وسیلہ کی دعا کر کے استعانت حاصل کرنا۔

والاستعانة بدعائه هي حوالته۔ 123

56 حضور کا مقام محدود ہے قائم ہونا۔

وقيل اجلسه على العرش وقيل على الكرسي۔ 123

57 صف اول میں کھڑا ہونے کے فضائل۔

استمر عليه الصلاة والسلام للصف الاول ثلاث مرات۔ 125

58 بعض مائیں جو کفر میں بھی نہیں مانتے اور امام مالک سے روایت ملت

ہونے کی ہے اس سے احتیاط لازمی ہوگی بلکہ فرض عین ہی رہی۔

- بعض المالکۃ حیث قال ان الجمعة لیست بفرض - 128
59. حضور کے تین موذن تھے۔
130. کان الرسول اللہ ﷺ ثلاثۃ موزنین۔
60. حضرت بلال کا رات کو اذان دینے کی وجہ۔
130. الہی کان یوذن باللیل قبل دخول الوقت۔
61. شام کے وقت دو نفل جماعت سے پہلے پڑھنا۔
139. سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب۔
62. حج کے فرضوں کے بعد نفل پڑھنے کی ممانعت۔
141. ان رسول اللہ عرج علیا ونحن نصلی هذه الصلاة۔
63. امامت اذان سے افضل ہے۔
144. فیہ حجة لا صاحب فی تفضیل الامامة علی الاذان۔
64. امام بخاری کے نزدیک اذان کے وقت کان میں انگلیاں مت دو۔
148. وکان ابن عمر لا یحمل اصبعیه فی ادبہ۔
65. امام کو روگوش لٹے سے رکعت ہو جاتی ہے تو ثابت ہوا کہ فاتحہ فرض نہیں ہے۔
152. وهو قول الجمهور انه یکون مدر کما تلت الرکعة۔
66. حی علی الصلوة پر کھڑے ہونا چاہیے۔
154. وقال ابو حنیفة و محمد یقومون فی نصف اقل حی علی الصلوة۔
67. انبیاء کرام کا انسان بطور تشریح ہوتا ہے۔
156. جوائز النسیان علی الانبیاء فی امر العبادۃ لتشریح۔

68. انسان ملائکہ سے افضل ہیں۔
167. منه الدلالة علی تفضیل صالحی الناس علی الملائكة۔
69. شہداء کی پانچ اقسام ہیں۔
170. الشهداء خمس المطعون والمطون والغریق۔
70. شہید کے معنی۔
171. لشهداء جمع شہید سمي به لان لملائكة يشهدون موته فکان صهودا۔
71. شہید کا نماز جنازہ نہ پڑھو۔
172. قال مالك والشافعی واسحق لا یصلی علیہ۔
72. مسجد جامع کا زیادہ ثواب جمعہ کے دن ہوتا ہے۔
174. انما فضل المسجد الجامع بالجمعة۔
73. وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت۔
174. اذا كان امام القریب مبتدعا نولحانا فی القراءۃ۔
74. امام عادل کو مقدم کرنے کی وجوہات۔
178. قدم الامام العادل فی ذکر السبعة کثرت مصلحة۔
75. صدقہ کی فضیلت۔
180. ان الملائكة مقاتل یارب هل من خذلق سبی۔
76. صبح کی جماعت ہو رہی ہو تو فجر کی سنت پڑھنے یا نہ پڑھنے اس مسئلہ پر تحقیق۔
184. اختلف العلماء فیمن دخل المسجد لصلاة الصبح۔
77. جو فجر کی سنتیں پڑھنے کے قائل ہیں ان کے دلائل۔
185. واستدل من احاز ذلك۔

78. صحیح۔ کمال یہ تھا کہ سنت فجر پڑھ کر جماعت کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔
قال السیہقی هذه الريادة لاجل لها۔
79. سنت فجر کی تاکید۔
ابو رسول اللہ لم یکن عنی شئی من الواقل۔
80. حضور کا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا آخری عمر میں معاشی حالات کی غفلت پر متنبہ رہنا۔
لما مرص رسول اللہ ﷺ مرصه الی۔
81. آخری اہمیت کروانے کی روایات مبارکہ۔
ذكر اختلاف الروایات فی هذه القصة۔
82. حضور کا آخری وقت میں حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے نماز پڑھنا۔
سماء جعل المسجد ذهب ابو بکر یجلس۔
83. حضورؐ نے آخری وقت میں صرف دو نمازیں مسجد میں ادا فرمائیں
ایک میں امام تھے اور ایک میں مقتدی۔
انه ﷺ فی عدة صلاتین فی المسجد۔
84. حضرت فاروق اعظمؓ کو حضور کا جماعت کروانے سے ہٹا دینا۔
مروا ابا بکر یصلي بالناس خراج عبد الله بن قریعة۔
85. حضرت ام المومنینؓ کا کتبہ صدیقہ کے انکار کی وجہ غلاظت پر واضح دلیل ہے۔
انها عمت ان الناس عموما ان اباها یصلح لخلایفة۔
86. حضرت صدیق اکبرؓ کا حضرت عمرؓ کو جماعت کروانے کیلئے کہنے کی وجہ۔
ان رسول الله ﷺ یأمرك ان تصلي بالناس۔

185

185

186

187

187

188

188

189

189

87. حضرت صدیق اکبرؓ کے افضل اصحاب ہونے کی دلیل۔
قیہ نقذیم ابی بکر و ترجیحہ علی جمیع الصحابة۔
190. حضور اہم تھے یہ حضرت صدیقؓ کے برابر تھے۔
88. علیؓ کا الہی الامام ابو بکرؓ کے صدیق۔
191. آخری نماز حضورؐ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے ادا فرمائی۔
89. فان الصلاة التي كان يوقف اليها اماما۔
191. بزرگان دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلانا اکابرین کا طریقہ ہے۔
90. فصل رسول الله ﷺ في بيتي مكاننا اتخذہ مصی۔
193. بزرگان دین کو گھروں میں بلانا۔
91. فيه جواز اتخذ الطعام لا ولی الفصل لسید من عنہم۔
195. نماز کے وقت کھانا آجائے تو کھانا پہلے کھاؤ اور نماز بعد میں۔
92. كراهة الصلاة محصورة الطعام الذي يريد اكله۔
197. دو جدول کے درمیان جلسہ کا حکم اور سری رکعت اٹھنے پر پڑھنے پر ایک لگا کر کھانا۔
93. استتبع العشاء فی هذه الحسنة۔
201. (۱) حضرت صدیق اکبرؓ افضل اصحاب ہیں۔ (۲) عاقبت صدیق اکبرؓ پر دلیل۔
94. فيه دلالة علی فصل ابی بکر۔ کان ابو بکر عموما
و مرجعة الشارع بانه هو الذي یصلی تدل علی ترجیحہ
علی جمیع الصحابة و تفضیله۔
203. حضور کا سیدنا صدیق اکبرؓ کو دینا سے خلیفہ بنا کر تشریف لے جانا۔
95. لان اشارته الیه بالتقدیم امر له بالصلاة۔
205

خلافت صدیق اکبر کی دلیل۔

- 95 ان ابابکر کان خلیفة فی الصلاة الی موته ﷺ 205
- 96 وہابیہ ملعونہ کی صراطِ حجیم کی عبارت کا جواب۔
- 97 فصلی ابابکر فحاء رسول اللہ ﷺ 208
- 98 حضور کی بارگاہِ شمس اپنے آپ کو تظہیر کر کے پیش کرو۔
- 99 و نعم یقل ابو بکر مالی او مالاً ابی بکر تحقیر النفس۔ 210
- 100 حضور کے ساتھ کلام کرنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔
- 101 لان دلت من خصائص النبی ﷺ 210
- 102 سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔
- 103 فیہ فصل ابی بکر علی جمیع الصحابة۔ 211
- 104 سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔
- 105 فیہ تقدیم الاصلح والافضل۔ 211
- 106 بزرگانِ دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلا نا جائز ہے۔
- 107 استاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا نزلت له۔ 213
- 108 امام بیضاوی اور مقتدی کفرے ہوں اس مسئلہ کی تحقیق۔
- 109 فیہ دلیل علی صحة امانة القاعد للقاتم۔ 216
- 110 امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا شتر۔
- 111 مایا من الادی یرفع راسه قبل الامام۔ 223
- 112 پہلے سر اٹھانے پر وعیدیں۔
- 113 ملیش الادی یرفع راسه فی صلاته یحول له صورة فی صورة الحمار۔ 223

105 شیعوں کی شکلِ موت کے وقت خنزیر اور گدھے کی طرح ہو جاتی ہے۔

ان جماعة من الشيعة الذين يسبون لصحابة قد تحولت صورتهم الى

صورة حمار و خنزير عند موتهم۔ 224

106 قرآن سے پڑھ کر امامت کروانے کا مسئلہ۔

ظاهره يدل علی جواز الفراءه من المصحف فی الصلاة۔ 225

107 غلام کی امامت کروانے کا مسئلہ۔

واما اقامة الحد فقد قال استحبابا تکره اعمامة بعد۔ 225

108 ولد الریا کی امامت کا مسئلہ۔

واما اعمامة ولد الریا فحاکم عند الجمهور۔ 226

109 جاہل کی امامت کا مسئلہ۔

والا عراب مسکان البادية من العرب۔ 226

110 وہ لکھی صورتیں ہیں جن میں امام کی نماز باطل ہوتی ہے مگر مقتدی کی جائز ہوتی ہے۔

ان الامام اذا طهر محدثا او حیثا لا یبعد الموت صلاة۔ 229

111 صحابہ کرام اور تابعین کا حکامِ خالموں کے پیچھے نمازیں ادا کرنا۔

ان الحجاج لما اخر الصلاقی بعرفة صلی ابن عمر رحله۔ 230

112 بدعت کی دو قسمیں حسنة اور سیئة اور بدعت کا معنی۔

وهی عینی قسمین بدعة صلالة و بدعة حسنة۔ 230

113 حضرت عثمان کا بڑا دشمن عبدالرحمن بن عوف اور کنہ بن قاری تھا۔

امام العتقة هو عبدالرحمن بن عوف۔ 231

- 114 خارجی کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔
 231 وضو کا صحیح طریقہ صحیح ہے۔
 115 جو کہ ایک سلطان کا کاتب بننا شرط
 232
 116 دیوبند کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔
 232 لایسنسی خلیفہ احمد میں اہل الاہواء۔
 117 مسرت معذ کا دوبارہ جماعت کروانے کے جوابات۔
 236 مہر علی بن ربیعہ بن ابی نعیم شیبہ مع
 118 مقتدری ارض ملائی لہریج شہداء کے پیچھے پڑھنا ہے یا نہیں اس مسئلہ تحقیق
 239 مسئلہ لشاعتی بعد الحدیث علی صحت خدائے معترضین یلمظن۔
 119 اہم طحاوی کے جوابات۔
 239 لاحیة فیہا لانہالہم تکتب بامر الہی ولا تفریہ۔
 120 انی اراکم ضہری ظہر پر محمول ہے۔
 254 ہذا تاویل لا حاجۃ ایہ بل حمل دالت علی طہرہ۔
 121 رویت میرے حضور کی بفضل ایڑی سے ہے۔
 255 ولا یزیم رویتا شدت الحاسۃ۔
 122 جو وصف میں اکیلا نماز پڑھے اس کا کیا حکم ہے۔
 261 اختلف اہل العلم فیمن صلی خیر الصف وحده۔

- 123 امام اور مقتدیوں میں کوئی شے حاجب ہو تو کیا حکم ہے۔
 262 ولکن مافی الباب یدوں علی ان ذلت جائز۔
 124 نوافل کی جماعت جائز ہے۔
 264 وہیہ جو نوافل الماعذ فی جماعۃ۔
 125 تراویح کی میں رکعت ہیں۔
 267 ثم انہا عشرون رکعة۔
 126 تکبیر تحریر کا مسئلہ۔
 268 واحتجب العلماء فی تکبیر الاحرام۔
 127 رفع یدین کی بحث۔
 272 فیہ رفع الیدین عند تکبیر الركوع۔
 128 عدم رفع کے قائلین۔
 272 عبدای حنیفہ واصحابہ لا یرفع یدہ الاہی تکبیر الاولى۔
 129 عدم رفع کے دلائل۔
 273 کتان النبی اذا کبر الافتتاح الصلاة۔
 130 رفع یدین منسوخ ہے اسکی دلیل۔
 273 والدی یحتج بہ الخصم من الرفع۔
 131 رفع یدین کی حدیث کے جواب اور ابن عمر کی حدیث کا جواب۔
 273 مارایت ابن عمر یرفع یدہ الا فی اول۔
 132 ابو حمید سعدی کی حدیث کا جواب۔
 273 ان اہاداد قد اخرجہ من وجوہ کثیرہ۔

- 133 حضرت ابوہریرہ کا جواب۔
 273 قط ان احتج الخصم بحديث ابی ہریرہ۔
 134 حدیث وائل بن حجر کے جوابات۔
 274 فان احتج الخصم بحديث وائل بن حجر۔
 135 حضرت عبد اللہ بن مسعود کی حدیث مبارکہ اور اسکی ترجیح کی وجہ۔
 274 اخرجه ابو داؤد و الساعی فحواہ۔
 136 حدیث علی کا جواب۔
 274 فان احتج الخصم بالحديث بحديث علی۔
 137 دور کعتوں سے اٹھتے وقت بھی رفع کرے۔
 276 واداء من الرکعتین رفع یدیه۔
 138 ہاتھ نماز میں کہاں ہانڈھے۔
 278 ان الکلام فی وضع الید علی الید فی الصلاة علی وجہ۔
 139 پہلا مقام لمس وضع میں ہے۔
 279 فی اصل الوضوء فعندنا یصح وبہ۔
 140 دوسرا مقام صفت وضع میں ہے۔
 279 فی صفة الوضوء عندنا۔
 141 تیسرا مقام ہاتھ کہاں ہانڈھے۔
 279 فی مکان الوضوء عندنا۔
 142 چھوٹا مقام ہاتھ ہانڈھنے کا وقت کونسا ہے۔
 279 وقت وضع الیدیں و الاصل فیہ۔

- 143 پانچواں مقام ہاتھ ہانڈھنے کی حکمت ہے۔
 279 فی الحکمة فی الوضع علی الصلوا و اسرہ۔
 144 بسم اللہ شریف آہستہ پڑھو۔
 281 ہذا ظاہر فی عدم الجہر بانسلحہ۔
 145 بسم اللہ آہستہ پڑھے یا نہ۔ یہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں۔
 279 ان هذا الحديث رواه عن انس۔
 146 بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنے کی روایات۔
 282 لم یکن رسول اللہ ولا ابابکر و عمر یجہرون بسم اللہ۔
 147 اس حدیث کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر۔
 283 فی اختلاف الفاظ هذا الحديث۔
 148 بسم اللہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں (تیسری وجہ)۔
 284 احتج بہ ملث و اصحابہ علی ترک التسمیہ فی ابتداء الفاتحہ۔
 149 (چوتھی وجہ) بسم اللہ آہستہ پڑھے یا اونچی آواز سے۔
 284 فی انہا یجہر بہا لم لا۔
 150 جن احادیث میں بسم اللہ آواز بلند پڑھنا آیا ہے۔ انکے جوابات۔
 285 واما حدیث ابی ہریرہ فروا الساعی فی سنہ۔
 151 حدیث ابن عباس کا جواب۔
 287 واما حدیث ابن عباس ماخرجہ البیہقی فی سنہ۔
 152 حکم بن عیسیٰ کی حدیث کا جواب۔
 289 واما حدیث الحکم بن عمر فاعرجہ دلرا لقطنی۔

153. حدیث جابر کا جواب۔
 واما حدیث جابر فانخرجه الحاكم في الاكلیل۔ 289
154. احادیث جہر کی نکل احادیث ضعیفہ ہیں۔
 واحادیث الجہر وان كثرت روايتها فكلها ضعيف۔ 290
155. امام بخاری کو امام اعظم سے خاص تعصب ہے تعصب کے باوجود بسم اللہ جہر پڑھنے کی حدیث نہیں لائے۔
 وهذا ليخلى مع شدة لتعصب۔ 290
156. امام ابو داؤد نے کہا، ابن ماجہ کا حال دیکھو۔
 هذا ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن حبان۔ 290
157. احادیث جہر مقدم ہیں اس کا جواب۔
 احادیث الجہر تقدم على احادیث الافقاء وبتشاه۔ 290
158. خارجی شری حدیث۔
 كان رسول الله يجهر بسم الله الرحمن الرحيم۔ 291
159. بسم اللہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں (پانچویں وجہ)
 في كونها من القرآن ام لا وفي انها من الماتحة ام لا۔ 291
160. نماز میں شروع سے کیا پڑھے۔ سبحانك اللهم يا كبر اور۔
 هذا الباب دليل على انه يرى الاستفتاح بهذا۔ 294
161. بلی کی بددعا سے دوزخ میں جانا۔
 قال تعدد شها مرة قلت ما شان هذا۔ 297

162. صلاۃ کسوف کا طریقہ کیا ہے؟
 وهي كهيفة الدالة عندنا بعير ادا والاقامة۔ 300
163. احناف کے دلائل۔
 واحی ہما احتجوا فليما ذهبوا اليه۔ 302
164. نماز کسوف میں قراۃ کرے یا نہ کرے۔
 في صفة القراءة فيما فمذهب ابی حنيفة۔ 302
165. نماز کسوف میں جماعت کرائے یا نہ کرائے۔
 في صلاة كسوف القمر قال اصحابنا ليس في خوف القمر۔ 303

صفحہ

نمبر شمار

1. قرأت خلف الامام مت کرو۔
- 11 لا یقرأ المومن شیئا من القرآن ولا یفتحه الکتاب فی شی من الصلوات
2. دماکل عدم قرأت فاقرأ اما تیسر من القرآن۔
- 11 لا صلوة حدیث مشهور اور اس کا جواب۔
- نئی یعنی نئی کہتے ہیں۔ لا صلوة بمعنی لا تصلوا۔
- 12 دلیل عدم قرأت۔ قرأة الامام قرأة له
- 3 ام یعنی کا امام۔ قرأتی کو بے حیاء فرما جو امام اعظم کو ضعیف فی حدیث کہتے ہیں وہ بے حیاء ہیں
- 12 لو ناذب دار قطی واستحیی
4. قرأة کو منع کرنے والوں کی تعداد اسی 80 تک ہے۔ ان صحابہ کے نام جو قرأة کو منع کرتے تھے۔
- 13 کانوا ینہون عن القراءة خلف الامام
5. جو قرأة کرے اسکے منہ میں مٹی بھر دو۔
- 13 ملی فواہ تراہا۔
6. تکلفی کی حدیث کا جواب
- 13 قوله قراءة الامام قراءة له۔
- 7 حدیث مسلم اور ابوداؤد کا جواب
- 14 من صلی صلاة لم یقرأ فیها بام القرآن فہی خداج کا جواب
8. فاقرأ اما تیسر پر اعتراض اور اس کا جواب
- 14 قوله تعالیٰ فاقرأوا اما تیسر۔

مدہ القاری

جلد نمبر 6

9. حدیث ابوداؤد کا جواب
روى ابو داؤد امر السبي ^{عليه السلام} ان انا دى انه لا صلوة الا
بقراءة فاتحه الكتاب
10. امام بخاری کا آخری فیصلہ
وهذه الحديث كلها لا تدل على فرضية قراءة الفاتحة
11. حدیث ابوداؤد کا دوسرا جواب
في حديث ابوداؤد المذكور امره
12. لاملاۃ کا معنی۔
قال سفيان لم يصبى وحده
13. ابوداؤد کی حدیث کا جواب
هذا لا يدل على الوجوب
14. امام بخاری کا شافعی پر جو بے سکت
اسما جعل الامام ليوتهم به
15. ابن حجر الاندلسی پر اعتراضات اور اسکے جواب
اسما هي من تخليط ابن حجر
16. امام مسلم کا فرمانا حدیث عدم قراۃ صحیح ہے۔
قال هو عندى صحيح
17. نہ تحریر نہیں ہے۔
ثم اقراء ما تيسر معك من القرآن
18. بارہ ہزار جنات کا حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دینا۔
كانوا انسى عشر الفا
19. جن کب پیدا کیے گئے۔

38. فی ابتداء خلق الجن
20. سورتوں اور آیات کی ترتیب تو یہی ہے۔
ترتيب السور من ترتيب النبي ^{عليه السلام} او من اجتهد المسلمين
21. گیارہ رکعت والی حدیث سے مراد تہجد ہے۔
وفيه دليل ان صلاح من الليل ...
22. آئین قراءۃ میں داخل نہیں ہے۔
ان آمین ليس من القرآن
23. قراءۃ خلف الامام نہیں ہے۔
اذا امس الامام فاقنوا فانه من وافق تامينه الملائكة غفر له
24. دور سے سننا حق ہے۔
اهل السماء امين لحقوله ما تقدم من ذلله
25. آیت میں سے اصل۔
وهو قول ابي حنيفة والكوفيين واحد قولى مالک 53 50
26. نہ تحریر نہیں ہے۔
انه انتهى الى السبي ^{عليه السلام}
27. حضرت عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث
ابن مسعود اسلم قديماً وهو صاحب بل رسو الله ^{صلى الله عليه وسلم}
28. نہ تحریر نہیں ہے۔
ثم اقر آمائسرو معك من القرآن
29. دعاء قنوت دُتروں کے علاوہ جو آئی ہے وہ منسوخ ہے۔
وقال الترمذی وقال احمد واسحق لا يفت في المعجر
30. ملائکہ کی نمازوں میں حاضری حق ہے

- 74 رایت ہضعتہ و ثلاثین ملگا۔
31. ذکر ہالجہ جائز ہے۔
- 76 ولہ دلیل علی جواز رفع الصوت بالذكر.
32. مجہدے میں گھنٹے پہلے ہاتھ بعد میں۔
- 78 وضع الركبتین قبل الیدين اولی.
33. میرے حضور ﷺ کا ہل صراط سے سب سے پہلے گزرنائی، امت کے ساتھ
- 82 فاکون اول من یحوز من الرسل بامتہ
34. حضور ﷺ کا قیامت کو رب سلم امتی فرمانا۔
- 82 اللهم سلم سلم
35. حضور ﷺ کے علوم غیبیہ
- 82 فیخر جونہم ویعرفو لهم بأثار السجود
36. آخری جنتی مسکو گیارہ دن یا برابر جنت ملگی۔
- 82 وهو آخر اهل النار دخولاً الجنة.
37. بروز قیامت رویت ہاری تعالیٰ حق ہے معزز کے دلائل مع جوابات
- یہ اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے۔
- 88 ان الله تعالى يصح ان يرى بمعنى انه ينكشف لعباده.
38. مجہدہ ستر، اعضا پر ہوتا ہے بکروہی تقبیل رحل وید و قبر کے جوئے کو بھی
- مجہدہ کہتے ہیں
- 91,89 ان يسجد على سبعة اعصاء
39. مجہدہ ٹھٹھ پٹھانی پر اور ناک نہ لگانے پر حکم
- 90 واختلفوا في السجود على الالف
40. نماز میں بیٹھنے کی کیفیت

- 102 وقد اختلفوا في صفة الجلوس في الصلاة
41. تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت
- 105 ان هيئة الجلوس في الصلاة
42. مجہدہ کھڑکیسے کرے؟
- 108 ان التشهد الاول
43. حاضر و ناظر کا فیصلہ اور اسلام علیک لکھا لکھی کا ذکر
- 111 ويحتمل ان يقال على طريقة اهل العرفان
44. تشہد عبد اللہ بن مسعودؓ
- 111 عن ابن مسعود علمني رسول الله التشهد
45. تشہد عباسؓ
- 113 واما حديث ابن عباس
46. تشہد عبد اللہ بن عمرؓ
- 113 واما حديث عبد الله بن عمر
47. تشہد عبد اللہ بن زبیرؓ
- 113 واما حديث عبد الله بن زبیر
48. تشہد جابر بن عبد اللہؓ
- 114 واما حديث جابر بن عبد الله
49. تشہد سیدنا امیر معاویہؓ
- 114 واما حديث معاوية
50. تشہد سمرۃ بن جندبؓ
- 114 واما حديث سمرة بن جندب
51. تشہد حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی ترجیح کی وجوہات (تین وجوہات)

- 153 60 جواب غسل الجمعة
63 غزوات کانرزوں میں حاضر ہونے کا حکم
- 154 فی خروج النساء الى المساجد
64 زمانے کے بدلنے سے پہلے احکام بدل جاتے ہیں۔
- 158, 156 لا يما في هذه الرمن لسيوع الفساد في اهله
65 جو کی قرظیت کے دلائل۔
- 162 ثم فرضية الجمعة بالكتاب والسنة والاجماع
66 ملائکہ کی جمعہ شریف میں حاضری حتی کہ جبریل کا بھی حاضر ہونا ثابت ہے۔ اس سے حضور کے حاضرناظر کا ثبوت بھی ملتا ہے۔
- 171 170 هذا خرج الامام حصوت الملائكة يسمعون الذكر
67 مردوں کیسے ریشم کا پہنتے۔
- 179 احتلف الناس في لباس الحرير
68 جمعہ گاؤں میں نہیں ہے۔ شہر کی تعریف۔
- 187 ان الجمعة تقام في القرية
69 مسجد کے اول گاؤں میں جمعہ نہیں ہے۔ مانووی کا حتمی ثبوت اس کا جواب۔
- 188 قال النووي حلیث علی ضعیف معنی علی صحیفہ الجواب عن الاول
70 جمعہ کیلئے سلطان کا ہونا شرط ہے۔
- 191 السنة بان المدي يقيم الجمعة السطان
71 شہر کی تعریف
- 194 مالقرية الجامعة فان ذات الجماعة والا مبر
72 حضرت انس جو کی بجائے ظہر پڑھتے تھے۔

- 114 فی ترجیح تشهدا بن مسعود
52 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نہ مکتب میں
- 116 اما سعي مسيح لانه يمسح بيده الابروي
53 نسخ بخش لعل، حمت نور پرست
- 119 وفيه الاعتراف بان الله سبحانه هو المتفضل المعطى
54 ایساں ثواب حق ہے
- 120 السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
55 ہر بعد الصلوات
- 125 ان رفع الصوت بعد ذكر حب مصروف الناس من المكتوبة
56 تصدیق و محبت ہر ممدوں کی سبب
- 129 ان ادراك صحبة رسول الله لحظة تحضر لا يورهم عمل
57 مٹی شکرانہ بقیہ میں کون بصل ہے۔
- 131 فی التفصيل بين العسى الشاكرو الفقير الصابر
58 ذکر بایں بعد الصلوات
- 134 فيه استحباب هذا لذكر عقب المصوات
59 عیسیٰ علیہ السلام کا اندور وں علم کین۔
- 134 قلوا الله ورسوله اعلم
60 امام کا فرض پڑھ کر جگہ تبدیل کرے۔
- 139 ان الجمهور على ان الامام لا يتطوع في مكانه
61 قبر پر دوبارہ جنازہ کرنا۔
- 152 فيه جواز الصلاة على القبر
62 جمعہ النبیات میں غسل کا حکم

- 216 امامشکرا و امامتبر کا
83 حضور ﷺ کا علم کل۔
- 222 مامن شنی لم اکن اریته
84. قبر کا سوال جواب حق ہے۔
- 223 اذا قبر المیت
85 دور سے سننا حق ہے۔
- 224 ان المومن اذا وضع فی قبره.
86. عمل صالح کا خوبصورت شکل بکر قبر میں میت کو بشارت دینا۔
- 224 وہیہ یمثل له عمله فی هیئۃ رجل حسن الوجه
87. حضور کا علم یا کیوں ہوتا۔
- 227 فان هذا الحی من الانصار یقون ویکثر الناس
88. حضور ﷺ کو نبی اللہ کا علم حاصل ہوتا۔
- 228 ولبہ الاخبار بالعب لان انصار قنوا وکثر الناس
89. ملائکہ کا جمعہ کے وقت حاضر ہونا حق ہے۔
- 229 وقفت الملائکۃ علی باب المسجد
90. خطبہ کے وقت نماز کا سب کچھ منع ہے۔
- 230,234 اذا اخرج لخطبة
91. حدیث سلیم کے جوابات
- 232 الصلاک حن زاک من ثلاثة اوجه
92. خطبہ کے وقت تحیر المسجد کے نفل ساقط ہو جاتے ہیں۔
- 234 ان الداخل والامام فی الصلاة تسقط عنه التحية.
93. حضور ﷺ سے مشکلات میں مدد نہ ملنا حق ہے۔

- 197 وکان النبی فی قصره احبانا.
73. گاؤں والوں پر جمع نہیں ہے۔
- 199,198,197 کان الناس ینتابون یوم الجمعة.
74. جمعہ کا وقت کون سا ہے۔
- 201 ان وقت الجمعة بعد زوال الشمس
75. نیجا اصلا آپ پر کھڑے ہونا
- 206 لا تقوموا حتی ترونی وعلیکم السکينة
76. بدعت حسہ کا اجراء۔ سیدنا عثمان زوال النور بن کا دوسری اذان جمعہ شروع کروانا۔ فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء
- 210 77. خطبہ کی اذان مسجد سے باہر دینا سنت ہے۔
- 210 کان یوذن ینبذ رسول الله ﷺ
78. بدعت حسہ کا جواز
- 211 الادان الاول یوم الجمعة بدعة حسنة
79. بدعت حسہ جاری کرنا سنت صحابہ ہے۔
- 211 اما الادان الاول فینحن ابتداء لکثرة المسلمين
80. صحابہ کرام کا بدعت حسہ کو پسند فرمانا۔
- ولکن ثالث باعتبار شرعية باجتهاد عثمان و موافقة سائر الصحابة له بالسکوت.
81. حضور ﷺ کے منبر شریف کا تذکرہ۔
- 211 کان النبی ﷺ یصلی الی جده.
82. ہرگز شے پر نفل پڑنا سنت ہے۔
- وللبہ استنجات الافتاح بالصلاة فی کل شئی جدیداً

- قام اعرابی فقال يا رسول الله هلك المال
94 وقت خطبة کلام حرام ہونے پر احادیث مبارکہ
اذا قلت لصاحبك ائت يوم الجمعة
95 جمعہ شریف کے فضائل اور سنانہ مقبولہ۔
فقال فيه ساعة لا يوافقها
96 السانة المباركة في الجمعة۔
الاحاديث الواردة في تعيين الساعة المذكورة
97 امام بنی کا کلام کہ ساعت میں کتنے اقوال ہیں اس پر چالیس قول ہیں
الکلام هنا في بيان الساعة المذكورة.
98 جمعہ شریف کے بعد چھ سنتیں پڑھنا۔
من كان منكم مصليا بعد الجمعة
99 جمعہ المبارک کے بعد کتنی رکعت پڑھے۔
اختلف العلماء في الصلاة بعد الجمعة
100 صلاة خوف كبر فرض ہوئی۔
واختلف اهل السير في اى سنة
101 صلاة چھ طرح منقول ہے۔
صلاة الخوف عن النبي وجوه كثيرة مذكورها سنة اوجه
102 ان مقام کا بیان جہاں حضور نے صلاة خوف پڑھی۔
تلك المواطن
103 اجتہاد کی دلیل اول۔ مجتہد خط کر چائے تب بھی ثواب پائے گا۔
لا يصلح احد العصر الا في بني قريظة.
104 غزاب کی وجہ تسمیہ

- وسميت بالاعراب
105 اجتہاد کی دلیل
264 فقيه دليل لمن يقول بالمعهوم
106 منرا میر کے سماع غنا کا مسئلہ اور اس کا بیان۔
265 عبد الله بن مسعود الاول الكلام في الغناء
268, 271 عيد
107 عن النبي قدم النبي المدينة
270 عيدوں میں خوشی منانا شعائر اسلام میں سے ہے۔
108 ان اظهار سرور في الاعياد بين شعائر الدين
271 ثم عيد ملت به يا واجب
109 ان صلاة العيد سنة
273 عيد گاہ میں منبر سب سے پہلے کس نے بنایا۔
110 وقد اختلف في اول من فعل ذلك.
280 الصلاة جامعة بصب الاول
111 زمانے پر کثرت والے ہوتے ہیں۔ زمانات متبرکہ
282 وفيه تفصيل بعض الازمة
290 مکانات بھی برکت والے ہوتے ہیں۔ مکانات متبرکہ
291 انه قال ما العمل في ايام العشر افضل من العمل في هذه
113 تکبیر شریف کا مسئلہ وراس کا بیان۔
293 وجوبه على الاختلاف في ايام التشريف
114 زمانے پر کثرت والے ہوتے ہیں

عمدة القاری

جلد نمبر 20

- 294 يدعون بدعا ثم يزجون بركة ذلك اليوم
115. صدق کرنے سے عذاب دور ہوتا ہے۔
- 301 ان الصدقة من دوافع العذاب
116. اوس رسالت مآب ﷺ جب بھی اسم مبارک لیں تو ہالی کہیں۔
- 302 قالت نعم بابي.
117. عورتوں کا عید گاہ میں عید پڑھنے کیلئے جانا۔
- زمانے کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔
- 303 في هذا الرمان لا يفتى به لظهور الفساد

صفحہ

نمبر شمار

- 1 خوش کوثر پر ایمان لانا فرض ہے۔
- 2 احادیث ان حوض صحیحۃ والا ایمان بہ فرض۔ 3
- 3 کوثر - یہ سورۃ قصہ عقیقہ کی شان ہے۔ 3
- 3 خوش کوثر کے سورے: مکان کے ماحول کے برابر ہیں۔ 3
- 4 یہ تعدد الحجوم کوثر سے کیا مراد ہے 3
- 5 ہوا الخیر الذی اعطاه اللہ - یاہ۔ 4
- 6 حضور ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن عباس کو علوم قرآن عطا فرمائے۔ 5
- 7 اللہم فقہ فی الدین و علمہ التاویل۔ 5
- 8 ام جلیل کاراستے میں گئے بچھانا اور ان کا ریشم بن جانا۔ 6
- 9 کتاب تفسیر العمدان علی طریق رسول اللہ ﷺ فیلوہ کمایطہ 8
- 10 احدکم التحریر۔ 8
- 11 علم و بیہ۔ 7
- 12 علم الاولیاء ان سیدنا رسول اللہ قال ان اللہ تعالیٰ لم یزل وحیا 14
- 13 قط الا بالعبیۃ۔ 14

- 8 بدعت حسہ کا اجراء شیخین کریمین نے کیا۔ 8
- 9 کیف تفعل شیءا لم یفعله رسول اللہ ﷺ۔ 9
- 10 حضرت عثمان نے کتنے مصاحف ملکوں میں بھیجے۔ 18
- 11 واختلف فی عدد المصاحف الیٰی ارسل بہا۔ 18
- 12 اہل تشیع کا اعتراض کہ قرآن جلا دیے گئے اور انکا جواب 10
- 13 کیف جاز احراق القرآن 18
- 14 پرانے قرآنوں کو زمین میں دفن کرنا چاہیے۔ 11
- 15 ان المصحف ادینی بحیت لا یتفجع بہ یدفن فی مکان 11
- 16 طہر بعید عن وطء الناس 19
- 17 حضور ﷺ کو واقعہ کاک کا تم قس لیے کہ آپ ﷺ ہر سال قرآن مجید کا 12
- 18 دورہ فرماتے تھے اس میں سورۃ نور بھی تلاوت ہوتی تھی۔ 12
- 19 نہ عارضی العام مرتین ولا اراہ الا حضرا حلی۔ 24, 23
- 20 حالت نماز میں حضور ﷺ کو جواب دینا فرض ہے۔ 13
- 21 کنت اصلی لورعانی النبی ﷺ فلم احبہ۔ 29
- 22 تعویذ دم کرنا جائز ہے اور اس پر اجرت لینا بھی جائز ہے۔ 14
- 23 ان نفرنا غیب فہل مسکم راق فقام معہا رجل ما کنا ناہنہ 14
- 24 برقیۃ فرقاہ فبراء۔ 14
- 25 حضور ﷺ کو علم غیب حاصل ہے۔ 15
- 26 وکسی رسول اللہ ﷺ بحفظ رکۃ و مصان۔ 16

16. سیکھ کر کیا ہے اس پر چند اقوال۔
 31. واختلف اهل التأويل في تفسير السكينة۔
 17. تلاوت قرآن مجید کے وقت ملائکہ کا نازل ہونا۔
 35. تلك الملائكة ذلت لصوتك
 18. امام بخاری نے اہل تشیعہ کا رد کیا۔
 36. قد ترجم لهذا الباب الرد على الروافض
 19. محمد بن حنفیہ کی والدہ حنفیہ کو حضرت ابو بکر نے حضرت علی کا عطا فرماتا
 خلافت صدیق اکبر پر دلیل۔
 37. فيه نكتة لطيفة من البخاري حيث استدلل على الروافض
 20. حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔
 انما احلکم فی اجل من خلا من الاحم کما بین صلاة العصور
 38. مغرب الشمس
 21. تفن بالقرآن کا معنی۔
 و اختلفوا في معنى التفتي فمن الشافعي تحمين
 40. الصوت بالقرآن
 22. حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کا ذکر
 40. كان لدأود عليه والسلام معرفة يتفنى عليها۔
 23. امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت
 فاذا قرأناه فاتبع قرأه فاذا انزلناه فاستمع 60.56.54

24. اہل خوارج کی علامات
 61. باتی فی آخر الزمان قوم حدثاء الانسان
 25. نکاح افضل ہے یا عبادت۔
 66. التحجير بين النكاح والتسرى
 26. حضور ﷺ تمام امور دنیاوی جانتے ہیں۔
 66. صاحب الشرع ﷺ اعلم بتلك المقادير و المصالح
 27. نکاح متعہ منسوخ ہے۔
 73. ثم رخص لنا ان تنكح المرأة بالثوب
 28. حضرت ام المومنین حضرت عائشہ کی منگنی رب نے طے فرمائی۔
 75. ان الملك الذي جاء الى النبي ﷺ بصور تھا۔
 29. سیدہ کا نکاح غیر سید سے جائز ہے۔
 76. اختلف العلماء في الاكفاء منهم
 30. میلاد شریف کی دلیل اول۔ ابولہب والا قصہ۔
 95. ان الكافره يخفف عنه عذاب بسبب حسناته۔
 31. حدیث اکب اور وما احمد الا الله کا معنی۔
 109. وما احمد الا الله والاضافة الهوى الى النبي ﷺ۔
 32. محرم کے نکاح کا مسئلہ اور اسکی تفصیل۔
 110. ان النبي ﷺ تزوج ميمونة وهو محرم۔

33. عورت کو قتل از نکاح دیکھنا کیسا ہے۔
 119. فی بیان حوازی النظر الی لمرأة قبل ان یتزوجها۔
 3. ضرب البدن فی النکاح جائز ہے۔
 136. 135. ان ضرب البدن فی الشرع فی النکاح عند العقد۔
 35. حق مہر کی مقدار کتنی ہو۔
 137. قد اختلف العلماء فی اکثر الصداق و اقلہ۔
 36. حضرت فاروق اعظم کا نکاح حضرت ام کلثوم بنت علی سے ہوا۔
 137. ان عمر الصداق ام کلثوم ابنة علی بن ابی طالب لربعین الف۔
 3. بغیر حق مہر کے نکاح جائز نہیں اور اسکے خلاف روایات کے جوابات۔
 139. اجمع علماء المسلمین علی انه لا يجوز لاحد۔
 3. صحابہ کرام کا شادیوں میں زعفرانی کپڑے پہننا۔
 143. ان الصحابة کما نوا یتخلقون ولا یرون به بأسا۔
 2. ولیمہ کرنا کیسا ہے۔
 144. ان الولیمة فی العرس سنة مشروعة۔
 4. شادیوں میں گانا بجانا جائز ہے۔
 149. اتفق العلماء علی جواز التلوی فی ولیمة النکاح کضرب البدن۔
 4. التوب الی اللہ والی رسول کہنا جائز ہے۔
 163. یا رسول اللہ! التوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذینت۔

42. حضور ﷺ نور ہیں۔
 167. لما کان لیوم الذی دعی فیہ رسول اللہ لمدينة الخساء نہا کاشفی۔
 43. شاہد کا معنی حاضر ہے۔
 184. لا تصوم المرأة وبعها شاهد الا باذنه۔
 44. یا امیة محمد ﷺ۔
 206. یا امیة محمد ما احد اغیر من اللہ ان یری عبده۔
 45. الفاطمة بضعة منی کا شان نزول۔
 212, 211. فانما هی بضعة منی یعنی ما ارا بها۔
 46. حضور ﷺ کے خصائص مبارک کہ جس عورت سے چاہیں بلا اذن عورت اور بلا اذن ولی نکاح کر سکتے ہیں۔
 230. ان یزوج من نفسه بلا اذن المرأة و ولیها۔
 47. صحابہ کرام کے اجتماع سے غرض منسوخ ہو جاتی ہے۔
 233. کیف یكون التسبیح بعد النبی ﷺ۔
 48. مسئلہ حلالہ کی تحقیق۔
 236. ویحصل به التحلیل للزوج الاول۔
 49. صحابہ کرام اور صحابیات کا عقیدہ مبارک۔
 237. فاحترنا اللہ ورسوله فلم بعد ذلك علینا شیئا۔
 50. تین دفعہ طلاق دینے سے ایک ہوگی یا تین۔
 233. الطلاق ثلاث دفعات واحدة۔

اہل سنت وجماعت کے تبلیغی اشتہارات

ہمارے لیے اللہ و رسول ﷺ کافی ہیں۔

نماز کے 16 مسائل مع مختصر دلائل

قرآن کے خلاف ایک سازش کا انکشاف

اہل حدیث (وہابیوں) کی پراسرار واردات

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله صدیوں سے اولیاء اللہ کا وظیفہ

تراویح میں رکعت سنت ہے۔

مسئلہ طلاق اور پھر رجوع یا بدکاری۔

غائبانہ نماز جنازہ ناجائز ہے۔

اہل سنت وجماعت کون؟

جشن دیوبند جائز، عید میلاد النبی ﷺ ناجائز کیوں؟

سنی رضوی جامع مسجد پاک بھون نزد پل بندیاں والا چوگی امر سہولہ پور

Ph#0300-4409470, 5812670

جامع مسجد جمال مصطفیٰ

5813295

چراغ پارک اسماعیل نگر چوگی امر سہولہ پور نزد والا پور

لعن المحلل والمحلل له کا جواب۔

236 لعن رسول الله ﷺ المحلل والمحلل له۔

ازواج مطہرات کا حیلہ کیونکر جائز ہے۔

244 کیف جاز علی ازواج رسول الله ﷺ الاحتمال۔

حضور ﷺ متارکب ہیں۔

269 استغفروا تو اجر و اوبقفی اللہ علی لسان نبیہ ماشاء۔

استقاط کا مسئلہ حق ہے۔

269 ہو لها صدقة ولنا هدية۔

عینائی عورتوں سے نکاح کا مسئلہ۔

270 ان الله حرم المشرکات علی المؤمنین۔

مفقود الخیر کا حکم کیا ہے۔

279 اختلف العلماء فی حکم المفقود۔

حدیث عسيلة

40,37,235

طلاق بطور تحریر کا مسئلہ۔

256 اذا كتب الطلاق امراته فی کتاب۔

ڈاکٹر محمود احمد ساقی کی تصانیف

1. حاضر و ناظر رسول ﷺ ☆
2. اقبال کے مذہبی عقائد ☆
3. اقبال اور موجودہ فرقہ واریت کا حل ☆
4. رسول کریم ﷺ کی نماز ☆
5. قبر کے اندھیرے، دعاؤں کی روشنی ☆
6. امام اعظم ابوحنیفہ ☆
7. امام بخاری، حیات و خدمات ☆
8. تاریخی منظرے ☆
9. ایمان والدین ﷺ ☆
10. مقالات حضرت شیر اہل سنت ☆
11. اعلیٰ حضرت کے نئے اور پرانے مخالفین ☆
12. غوث اعظم اور اعلیٰ حضرت کے نئے مخالفین ☆
13. پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ☆
14. حضور ﷺ کا سایہ تھا ☆ (حدیث عدم کل کی نا در ترین تفسیر)

پیشہ کا پتہ: مکتبہ نورید قسویہ، نجف بخش، روڈ لاہور

سنی رفیق جامع مسجد: پاکستان نوزائش بندہ یاں ولا چوگی امر سدھو لاہور

Ph#0300-4409470,5812670

جامع مسجد جلال صلیبی

5813295

چراغ پارک، اہل نگر چوگی امر سدھو فیروز روڈ لاہور